

روزہ زدن علم

# سچل سرمست

شاعر ہفت زبان



روزہ مبارک حضرت سچل سرمست رحمہ

مؤلف

شیخ ابوالحسن علی بن محمد رازی



الحاج قاضي علي اكبر درازی  
روهڑی





الشيخ محمد بن أحمد

ایں سخن شعر کئی ہائے اے  
ایں ہمہ ذکر است آیات

معنی: میرے بیٹے! میری باتیں صرف شاعری نہیں ہیں، یہ تمام باتیں ذکرِ خدا، اللہ کی آیتیں اور رسولِ پاک کی حدیثیں ہیں۔

سچل سر صست

شاعر ہفت زباں

الحاج قاضی علی اکبر درازی

طابع و ناشر

سچل سرمست کو آپریو اکیڈمی ایسٹڈ

جلد ۱۰۰۰

1957 ~~\_\_\_\_\_~~

مار اولی

هذه هي

جميع الحقوق محفوظة مؤلف محفوظ

# فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
۱-	سوانح حیات	۱
۲-	شرع کی پابندی	۱۰
۳-	حالات بیخودی	۱۳
۴-	ریاست کر حکام کر ساتھ تعلقات	۱۴
۵-	سچل سرمست منصور ثانی	۱۵
۶-	سچل سرمست شاعر ہفت زبان	۱۸
۷-	سچل سرمست عاشق رسول اللہ	۱۹
۸-	سچل سرمست عاشق بقا باللہ	۲۸
۹-	سچل سرمست شہنشاہ عشق	۳۰
۱۰-	سچل سرمست مصنف اعظم	۴۳
۱۱-	سچل سرمست معلم اعظم	۴۴
۱۲-	سچل سرمست فیلسوف اعظم	۵۳
۱۳-	سچل سرمست الیاس حقیقی	۵۷
۱۴-	سچل سرمست عالمی شاعر	۶۰
۱۵-	سچل سرمست بین الاقوامی رہبر	۶۷
۱۶-	سچل سرمست صاحب حال و خیال	۷۱
۱۷-	سچل سرمست کلام الہی الہام	۷۵
۱۸-	سچل سرمست مرتاج الشعراء	۷۸ - ۸۴
۱۹-	تلقین اور اردو ترجمہ	
۲۰-	مناجات	۸۵
۲۱-	وفات حسرت آیات	۸۶
۲۲-	اردو کلام	۸۸
۲۳-	اردو معنی	۱۰۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

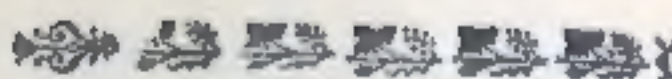
# سچل سرمست (رح)

(سندہ کا اردو شاعر)

نام و نسب | سرتاج الشعرا شہنشاہ۔ عشق حضرت سچل سرمست (رح) سنہ ۱۱۵۲ھ بمطابق سنہ ۱۷۳۹ع میں پیدا ہوئے۔ آپکا پیدائشی نام نامی، اسم گرامی عبدالوہاب ہے، لیکن راست بازی اور راست گوئی کی وجہ سے انہیں ”سچو۔ سچل۔ سچڈنہ“ کہا جانے لگا، اور اس نام سے انکی شہرت ہوئی۔ آئینہ سندھی، سرائیکی اور اردو اشعار میں بھی یہی نام بطور تخلص رکھا ہے، لیکن فارسی اشعار میں انکا تخلص ”آشکار“ اور ”خدائی“ ہے۔

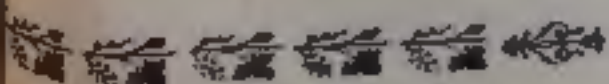
سچل سرمست (رح) کا سلسلہ نسب اتالیسویں پشت میں حضرت فاروق اعظم سے جا ملتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات بعد از کا پوتا شیخ شہاب الدین بن عبدالعزیز حجاز سے ہجرت کر کے عراق میں سکونت پذیر ہوا۔ وہ ایک عالم فاضل اور قابل شخصیت تھا۔ اس لش سنہ ۵۹۲ھ بمطابق سنہ ۱۱۷۱ع میں جب حجاج بن یوسف گورنر

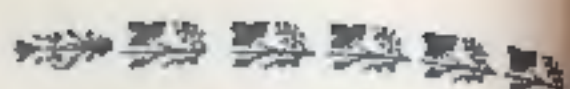




عراق نے اپنے داماد محمد بن قاسم کو سندھ فتح کرنے کیلئے بھیجا تو شیخ شہاب الدین کو انکا مشیر خاص مقرر کر کے ساتھ روانہ کیا۔ محمد بن قاسم شیخ شہاب الدین کے نیک مشورہ کی وجہ سے سندھ فتح کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس لئے جب محمد بن قاسم سندھ فتح کرنے کے بعد واپس آ رہا تھا تو شیخ شہاب الدین کو سیوستان (سیوہن) کا گورنر مقرر کیا۔ وہ سندھ میں پہلا مسلمان گورنر تھا۔ عالم فاضل ہونے کیساتھ ساتھ سیاست تدبیر اور نظم و نسق میں بھی لائق و فائق اور نیک میرت تھا۔ اس کی شخصیت سے متاثر ہو کر سندھ کے ہزاروں لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ دو برس کی حکمرانی کے بعد سنہ ۹۵ ہجری میں رحلت کی اسکی وفات کے بعد اسکے فرزند شیخ محمد سیوہن کے گورنر مقرر ہوئے۔ اس طرح آپکے خاندان میں سے پشت در پشت سیوہن کے حکمران رہے۔

جب سلطان محمود غزنوی نے سندھ کو فتح کیا اس وقت شیخ محمد بن محمد اسحاق سندھ کا حاکم تھا۔ سلطان محمود غزنوی نے سندھ فتح کرنے کے بعد اسکو گورنر کے عہدہ سے معزول کیا اور اسکا سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ اس طرح دنیوی کاروبار سے فارغ الہال ہونے کے بعد سیوہن کو بھی خیر باد کیا اور شمال سندھ کے طرف روانہ ہو گیا۔

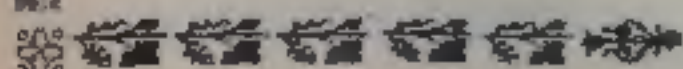
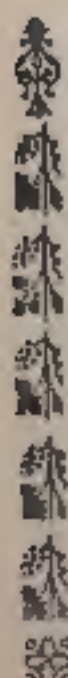




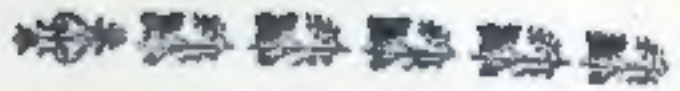
وہاں ریاضت اور عبادت میں وقت بسر کرنے لگا۔  
کافی عرصہ کے بعد پھر جنوب سندھ کے طرف روانہ ہوا اور  
خیبرپور ریاست میں قصہ گڈیچی میں سکونت پذیر ہوا۔

## خواجہ محمد حافظ بانی درگاہ دراز شریف

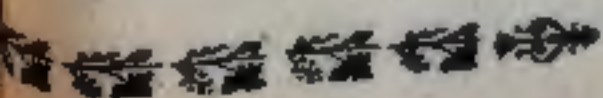
اس فاروقی خاندان کا ایک کامل ولی اور بلند پایہ  
شاعر خواجہ محمد حافظ المعروف بہ صاحبذمہ سنہ ۱۱۰۱ ہجری  
میں پیدا ہوئے۔ آپ ابتدائی وقت میں قلیپور حکومت کے  
دور میں ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ ایک دن آپ اپنے نوکروں  
کیساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر جارہے تھے تو راستے میں  
ایک مجذوب عورت نے جسکا نام رابعہ بصری تھا آپ کے  
گھوڑے کی لغام پکڑ کر راستہ روک لیا اور کہنے لگی ”اے  
مرد خدا آپکو درگاہ ایزدی سے حقیقی بادشاہی عطا ہوئی ہے۔  
آپ کہاں جا رہے ہیں؟ خواجہ محمد حافظ کے بدن میں ان کا  
پیغام سننے کے بعد لرزش پیدا ہوئی۔ آپ اپنے ساتھیوں اور  
گھوڑوں کو چھوڑ کر جھنگل کی طرف جہاں درگاہ شریف  
ہے چلے گئے وہاں ایک شیر کا غار تھا اس جگہ قیام کیا  
اور مسلسل چالیس چلے یعنی چار سال اور پانچ ماہ رب حقیقی  
کی عبادت میں مشغول اور مستغرق رہے۔ اتنا عرصہ گذر جائے



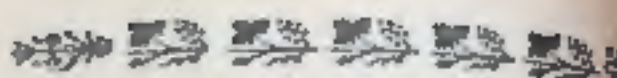




کے بعد حضرت غوث الثقلین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پوتا حضرت خواجہ عبید اللہ جیلانی تشریف لائے اور غار کے منہ پر کھڑے ہو کر آواز دی ”اب خربوزہ ہک چکا ہے باہر تشریف لائیں تاکہ خلق خدا آپ سے مستفیض ہو۔ خواجہ محمد حافظ یہ سن کر باہر آ گئے۔ خواجہ عبید اللہ جیلانی نے آپ کو فیضان کرم عطا کر کے رب حقیقی سے وابستہ کر دیا اور فرمایا یہ فیض آپ کے جد امجد خواجہ ابوسعید فاروقی کا عطا کردہ ہے جو میں آپ کو ودیعت کر رہا ہوں۔ خواجہ عبید اللہ جیلانی نے رخصت ہونے سے پیشتر آپ کو حسب ذیل تین وصیتیں کیں۔ (۱) آپ کے ہاں دو فرزند پیدا ہونگے۔ ان میں سے چھوٹے بیٹے کو گدی نشین کرنا کیونکہ بڑے لڑکے میں سے ایک سر مست پیدا ہوگا وہ لاولد ہوگا لہذا آپ کا سلسلہ گدی نشینی ختم ہو جائیگا لیکن چھوٹے بیٹے کی پشت ہمیشہ قائم رہیگی۔ (۲) آپ کے خاندان کا ہر ایک فرد اپنے سجادہ نشین کو اپنا مرشد منتخب کریگا کسی اور درگاہ کا سرید نہ ہوگا۔ (۳) آپ اور آپ کی وفات کے بعد جو بھی سجادہ نشین ہوگا وہ اپنی درگاہ کی حدود سے باہر نہیں جاسکتا۔ آخری ارشاد سن کر خواجہ محمد حافظ مغموم ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے آپ کی اور آقائے دو جہان سرور۔ کائنات کی زیارت کا اشتیاق ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ خواجہ عبید اللہ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو تمہارے درگاہ پر روزانہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھری لگیگی وہاں میں اور جملہ اولیا





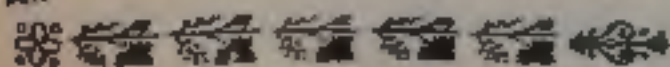


اکرام موجود ہونگے۔ لہذا تمہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، جملہ اولیاء اکرام اور عشاق کی زیارت نصیب ہوگی اور تمکو کہیں جانسکی ضرورت درپیش نہ آئیگی۔ اسکے ثبوت میں نائک یوسف فقیر کا ایک سند ہی کلام پیش کرتا ہوں۔

حکم ایہو درگاہوں مولیٰ۔ قادر قدس کرارو تھی  
شاہ قطب جیلانی جی شہ قشون۔ طبل نیمہ تقارو تھی  
**روز کچہری پمہر جی۔** شہ درازن وارو تھی

معنا: یہ حکم درگاہ ایزدی سے جاری ہوا ہے، اور شاہ جیلانی قطب ربانی کے کرم سے صادر ہوا ہے کہ درازا شریف کے درگاہ میں روزانہ حضرت نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری لگتی ہے۔

خواجہ محمد حافظ (رح) نے وادی سندھ کے ضلع خیرپور میں قصہ رانیپور سے ایک میل کے فاصلہ پر ”درازا شریف“ نامی گاؤں میں سکونت اختیار کی۔ وہاں انکے ہاں دو فرزند پیدا ہوئے۔ بڑے کا اسم گرامی خواجہ صلاح الدین اور چھوٹے کا خواجہ عبدالحق رکھا گیا۔ سچل سرمست خواجہ صلاح الدین کے تحت جگر نور نظر تھے۔ خواجہ محمد حافظ کی رحلت کے بعد انکے چھوٹے فرزند خواجہ عبدالحق (سچل سرمست کے چچا) خواجہ عبد اللہ



جہلائي (رج) کے ارشاد کے مطابق مسند رشد و ہدایت پر  
جلوہ افروز ہوئے۔

## عربی کلام خواجہ محمد حافظ (صلعت اقتباس)

لا یضیع اللہ فی الدارین۔ اجر المحسنین  
ما سوا اللہ محو کر۔ سمجھ، سالک ساں یقین

۱۔ لن تنا لوالر حتی تنفقون۔ آئی طالبین  
سر صدق صد بار کر۔ تا تو تثنین اچ عاشقین

۲۔ نفس نافرمان جو۔ طابع نہ ٹی ای طابعین  
افتلوا فی حب ذات اللہ۔ انتم عارفین

۳۔ چڈ دنیا جی دوستی۔ وٹ راہ رب العالمین  
تا تھی ٹی جاء جنت۔ فد خلوها خال الدین

۴۔ عشق بازی جان گدازی۔ سر ڈیٹ کم صادقین  
ہی نہ ترسیا تو ڈ سی۔ اھی مست مولی جا معین

۵۔ یا گم تثن گوندہ گذارن۔ مرگ مایا متقین  
سی تیا "صاحبڈنہ"۔ وحدت یگانا اصلین



ۛ. لایم ستراتیگی خواجه لایم ستراتیگی

(١) «محدث» (الوجوه)

صوبہ شہری کر کے بھان۔ ہر رنگ دے وچ رنگڑا رچا ہیم

۱۔ یعقوب ہو کے بیڑا چاند - یوسف ابا نام ڈرايم

آپ کو آجے کوہے پایم۔ قلدی ہو کے در کمان

آپے اپنا ملہ چکام

۲۔ حیدر اس کے حمہ کسم - ہو کے حسن میں زہر چا پیسم

بال سازی دے نا لڑا بسم - چھوڑ مدینہ ملک مکان

کر بل دے وح کدھڑا کہایم

۳۔ کڈھان شریعت دے وچ شادی۔ کڈھان معرفت کراں منادی

کڈھاں حقیقت داہاں ہادی۔ کڈھاں طریقت کر طولان

هر مظهر وچ حکم لازم

۴۔ مخفی بھی مس ہوں۔ ظاہر بھی میں ہوں۔ ناظر تی مسطور بھی میں ہوں

تعلی بھی میں ہوں۔ طور بھی میں ہوں۔ موسیٰ نون چاکرستان

”صاحبزادہ“ ہی نام سٹایم

چایم = عیدا هوا = رادم = رکھایا = کوھے یایم = کسویں مس

چکریم = ادا کیا۔ حمد کہہ۔ حمد کیا۔ رہ رہ چاہتم۔ رہ رہ بنا

نازا نسیم - نام رکھاء کدھڑا کنایم - گردن کٹوائی۔

حکیم ہلالیم۔ حکیم چالایا۔ نام سڈا۔ نام رکھوایا۔

# فارسی کلام خواجہ عبداللہ

( وحدت الوجود )

- ۱۔ ہرچہ بسی از فوق تا عرش علا۔ ہستی ز اوست تا تحت الارض
- ۲۔ ماہی از آب زندگی دارد۔ لک او غافل است ارد
- ۳۔ غمر حق نیست هیچ کس موحود۔ ہم عالم از او شد بر
- ۴۔ حلوہ لا الہ الا اللہ۔ بسی از دیدہ دل چون یافت
- ۵۔ نیست اشباء بحر معیت حق۔ غمر خورشید روشنی کہ
- ۶۔ مظهر اوست ہرچہ من بسی۔ کس بعداند این بحر د
- ۷۔ در دئی صرف عمر چہ کسی۔ شرک را دفع کن شوی یک

معنی: ۱۔ آپ جو کچھ زمیں و آسمان اور تحت الشرا تک دیکھتے ہیں وہ رب حقیقی کا مظہر ہے۔

۲۔ مجھلی کو دریا سے زندگی ملتی ہے۔ لیکن وہ ان سے بے خبر ہے۔

۳۔ ماسوا اللہ کے کوئی نہیں۔ ساری دنیا اسی کی پیدا کردہ ہے۔

۴۔ حب تمہارا دل صاف ہو گا۔ تو تم حلوہ لا الہ الا اللہ

ہر طرف دیکھو گے۔

۵۔ اللہ کے بغیر کوئی چیز نہیں ہے۔ سورج کے حوائج

روشنی کہاں سے آئگی۔

۶۔ جو کچھ ہم دیکھتے ہو وہ اسکا مظہر ہے لیکن دل

ادسی کے بغیر کوئی دوسرا نہیں حال سکنا۔

۷۔ ہم دئی (دوسرے) میں عمر کون عین کر رہے ہو اس

حال کو چھوڑ دو تو تم اصل مالہ ہو جاؤ گے۔

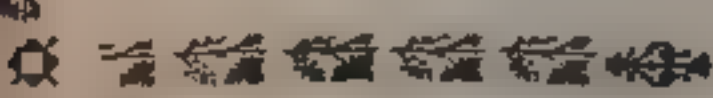




سچل سرمست کے بچپن ہی میں ان کے والد بزرگوار  
 نے رحلت فرمائی اس لئے ان کے چچا نے اسلامی روایت کے  
 مطابق انکو دیسی تعلیم کے حصول کیلئے حافظ عبداللہ  
 کے سپرد کیا جن سے انہوں نے سندھی اور فارسی تعلیم  
 کے علاوہ قرآن مجید کا درس بھی لیا اور بارہ برس کی عمر میں  
 قرآن مجید حفظ کیا۔ چالیس برس کی عمر تک پہنچنے کے  
 بعد خواجہ عبدالحق نے انکو اپنا طالب بنایا اور عرفان الہی  
 میں مستفیض فرما کر خرفہ خلافت عطا فرمایا۔ سچل سرمست  
 نے اپنی ”مشوی درد نامہ“ میں فرمایا ہے۔

ایک روز یہ پیر خود رسیدم۔ حر درد نہ فصحا شیدم  
 هر که کہ به من نظر نکردے۔ بر درد ہمیں شدم بدردے

یعنی۔ میں ایک روز اپنے پیر کی خدمت میں حاضر  
 ہوا جہاں میں نے درد کے سوائی اور کوئی بات نہ سنی۔  
 جس وقت آپ میری طرف دیکھنے اس وقت میں درد سے معمور  
 ہوا تھا۔ (کسی ادیب نے لکھا ہے کہ محکم الدین سیلانی نے  
 سچل سرمست کو فیض عشق و درد عطا کیا تھا۔ یہ سراسر  
 عطا اور بے بسا دات ہے (مؤلف) سچل سرمست کی طبیعت  
 کا سلاں بچسی ہی سے فطری کی طرف تھا اس لئے وہ جنگل  
 میں تنہا رہتے تھے اور صبر و فکر میں وقت بسر کرتے تھے۔  
 پ کا سرائیکی زبان میں ایک شعر ہے۔



اک دن مرشد میں سوئے ہوئے آکھیا۔ چھوڑ خلق دی پارس  
 اک نام اللہ دا یاد کریں۔ ہا ڈوہر جہان وسار  
 حو دم حویں اس دنیا و۔۔۔ نال توحید گہا رہی  
 ”سہیل“ ہا جھوں عشق اللہ دیے۔ ہی سب کوڑی کارہی  
 معنی: ایک دن مجھ پر مغال نہ ایسا فرمایا کہ نہ  
 دنیا کی دوستی چھوڑ دو۔ ایک نام اللہ کا یاد رکھو اور  
 دونوں جہان کو بھول جاؤ۔ حب تک نام زندہ ہو اللہ  
 کرے توحید میں وقت بسر کردو۔ کیونکہ اللہ کے سوا جو  
 کچھ بھی ہے وہ جھوٹا ہے۔

## شرع کی پابندی

حافظ درازی حضرت سچل سرمست شروع زندگی  
 میں شرع محمدی کے پابند تھے اور پنجگانہ نماز یا جماعت  
 ادا کرتے تھے۔ لیکن حب سرمستی حال ان پر طاری ہوتا تھا  
 تب وہ ہمیشہ مستغرق رہتے تھے۔ آپ نے ”دیوان آشکار“  
 میں فرمایا ہے:

از شرع رو متاب گر مردی  
 غوث و قطب کد سلام شرع  
 گرج میر وزیر و سلطان است  
 در ہم غالب است حکام شرع  
 گمت بلعد کہ حد شرع گداشت  
 چون بہ وحدت روم کدام شرع





معنی: اگر ہم مرد ہو تو شریعت سے روگردانی مت کرو۔  
 عوث و قطب شریعت کی تائیداری کرتے ہیں۔ اگر کوئی  
 امیر ہے یا وزیر یا سلطان لیکن سب در شریعت کے حکم کی  
 پابندی لازم ہے۔ ملحد لوگ میرے متعلق کہتے ہیں کہ میں  
 شریعت کی پاسدی چھوڑ دی ہے، لیکن حب میں واصل باللہ  
 ہو گیا تو شریعت کا حکم کہاں رہا؟ دوسری جگہ  
 فرماتا ہے:

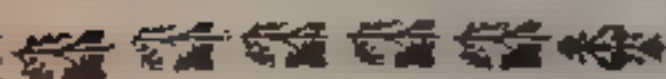
ساقیا آں مٹی انگوری  
 مایمی خواہیم کز دست صد دوری  
 لازوال است آں مٹی وحدت  
 آں سوشانی رہم ر مہجوری

معنی: اے ساقی میں یہ انگوری شراب نہیں مانگتا ہوں  
 کہونکہ اس کے پیسے سے دوری ہوتی ہے۔ وحدت کی شراب  
 لازوال ہے مجھے وہ پلا دے تاکہ حدائی دور ہو جائے۔

## غزل از بحر طویل

۱۰۲ این بدع مقسوح آثار برید و شمر دان  
 شربت و صب و مٹی دور از حنف ینغار باش

معنی: بری رسمیں، بھگ، شراب اور دیگر منشیات کا  
 استعمال شمر و یزید کا رائج کردہ ہے، تم ان سے اور  
 حنف سے دور رہو۔





۱۳۷ باجماعت خوان مدامی نماز بیج وقت را  
در جمع نغم مکن پس بشوا صف دار باش

معنی: ہمیشہ پانچوں وقت کو نماز باجماعت پڑھا کر  
اور نماز جمعہ کبھی نغمہ نہ کیا کر۔

۱۴۷ روزہ داری ماہ رمضان عالم و حافظ شوی  
یا شنی یا ناظران خوانی ایماندار باش

معنی: رمضان شریف میں روزہ رکھا کر عالم و حافظ بن  
اور قرآن مجید یا تو خود پڑھ یا دوسرے سے پڑھوا کر سن۔

۱۹۴ دسدم در ذکر حق شاغل بلا نغم شوی  
ذکر کن این طور تا از جسم بے اختار باش

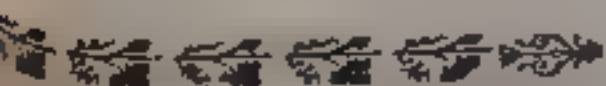
معنی: ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہ اور اسی  
میں نغمہ نہ کرو، اور یاد خدا میں اس قدر محو اور مستغرق  
ہو جا کہ تجھے اسے وجود کی کوئی خبر نہ رہے۔

۲۳۹ شاہ در حسمت چون آمد احتیاج۔ عبد رفت  
بر تو شد صد مبارک تا ابد خود یار باش

معنی: جب بادشاہ تیرے جسم کے اندر داخل ہو گیا  
تجھے عبد سے رہنے کی ضرورت نہیں رہی تجھے یہ سعادت  
مبارک ہو۔

۲۴۱ چون بہ تن باشی ز امر نہی دم غافل مشو  
چون ز خود رفتی پس آنگہ ز این امر ناچار باش

معنی: تو جب تک خودی میں ہے اور تیرے ظاہری  
ہوش و حواس سالم ہیں تب تک احکام الہی کر پابندی سے





ایک گزری بھی غمت نہ کر، لیکن جب بیخود ہو جائے  
پھر تجھ پر کوئی ناسدی نہیں ہے۔

۲۴۳ عام شاعری میں نماز اللہ عاشقان دائم بذات  
ناخودی و بے خودی دارد فرق بسیار باش

معنی: عام آدمی اس نماز میں مشغول ہے، اور عذاب  
راتوں کی رات حق کے لئے میں مشغول رہے ہوں۔  
بے خودی اور بے خودی کے درمیان ہے اور ان دونوں میں  
بہت بڑا فرق ہے۔

۲۴۵ اس ندائی عاشقان از شرع بیرون مبروند  
مستحور آن کس نیست ثابت قدم عشق آبار باش

معنی: تو یہ خیال نہ کر کہ عشاق شریعت کے دائرہ سے  
بیرون ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ راہ عشق میں وہی لوگ  
سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔

۲۴۶ دع بے سک و نعل است اس لمار عاشقان  
در قیام و قعود علیٰ حوہم با بار باش

معنی: اسے وجود کو ترک کر کے ہمارے حضور میں  
حاضر ہو جا، یہ عشاق کی نماز ہے۔ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے  
اور بٹھتے سوتے قیام و قعود میں رہتے ہیں۔

## حالات بیخودی

سجیل سرمست کا کلام سراپا الہام محبت و الفت  
عشق و سو، درد و گداز، کیف و حال، حذب و حلال

موج و مستی کے فلسفہ کا ایک نرہ و گہرے حو شیروئی و حد  
حذب و سرمستی کے عالم میں کہا گیا ہے۔ اس عالم میں اپنے  
سرمسارک کے لمحے اور لٹکتے ہوئے بال سدھے ہو کر کھڑے  
ہو جاتے اور آنکھوں سے سیلاب اندک جاری ہو جاتا تھا۔ اس حال  
میں اشعار کی آمد اس کثرت سے ہوتی گویا ایک دریائے امواج  
ہے حو امڈا چلا آرہا ہے۔ اس وقت حو طالب اور کاتب موجود  
ہوتے وہ انکا کلام قلمد کرے اگر کرے لفظا مصرع ان  
کے سمجھ میں نہ آتا تو وہ سچل سرمست کے ہوش میں  
آجائے کے بعد اس کے بارے میں ان سے دریافت کرتے تھے مگر  
سرمست کے طرف سے انکو یہ جواب ملا کہ ”کہنے والے  
نے کہا ہے مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے“۔  
[الہامی کلام]

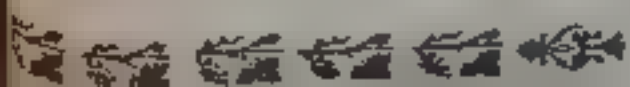
شعر از دیوان آشکار

رهد تفوی محو شد چون عشق مارا رح نمود  
می شود زو بیخودی ماند کجا سجد • مسجود

معنی۔ جب عشق نمودار ہوا میری تشویق طاعت ختم  
ہو گئی مجھ پر بیخودی کا حال طاری ہوا۔ پھر سجدہ سجود  
کہاں رہا۔

## خیرپور ریاست کے حکام کے ساتھ تعلقات

ایک ہندو ملازم تھا۔ اس نے خزانہ میں کچھ رقم خرد برد کی



نہی اس لئے اسکو حوالہ زندان کیا گیا۔ ہندو کے ایک عرب  
مخدوم فضل القادر سجادہ نشین جھوک شریف ضلع حیدرآد  
کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ہمارے آدمی کو رات سے  
بغات دلوادوہ مخدوم صاحب نے خواجہ عبدالغنی  
تحریر کیا کہ ہمارے آدمی کو کراؤہ خواجہ عبدالغنی  
نے سچل سرمست کو مرہ حب کے پاس مدکورہ آدمی  
کو رہا کرنے کے لئے دھتارہ حب سچل سرمست صاحب  
کے دربار میں گئے تو اسکے آدمی ایک سدوق کی تعریف  
کر رہے تھے کہ اس سے شر ملا رہا ہے۔ چنانچہ سچل سرمست  
نے کہا کہ شر کو کون مار سکتا ہے؟ اس مرحلہ پر وجد  
طاری ہوا اور خود شر میں گئے، تمام درباری خوف و ڈر سے  
بھاگ گئے۔ تھوڑی مدت کے بعد سچل سرمست انسان کی  
صل صورت میں آ گئے۔ میر صاحب نے حضرت سچل سرمست  
سے معذرت کی اور مازم کو واپس کر دیا۔ آپکی کرامات  
سے متاثر ہو کر ہمیشہ کلمے مرید بن گئے اور بہت سی  
حاکم بطور نذرانہ دے دی۔

## سچل سرمست منصور ثانی

سچل سرمست اس بخودی وحد و حال، جوش و  
سرمستی کے عالم میں انا الحق پکار اٹھتے۔ آپ کی فارسی  
نصیحات ”دیوان آشکار“ میں اس مضمون بہت کے مع اشعار  
ملے ہیں۔





۱۔ ہر کچھ سے جدا ہوں۔ خدا سے جدا ہوں۔ خدا

تاچہ شد پوشیدہ ام۔ از درد این خاکی فنا

معنی۔ میں ہر جگہ ہوں، جا بجا ہوں، میں خدا ہوں،  
میں خدا ہوں اس سے کٹا ہوتا ہے کہ میں نے درد کے سبب  
سے یہ خاکی جامہ پہن رکھا ہے۔

۲۔ اگر تم انسان کرنا چاہو۔ نہ ہرگز تم گدا ہوگا

بہمن کر، نہ گدا کر ہو۔ لیکن جو خدا ہوگا

هو الاول۔ هو الآخر۔ هو الذل۔ هو الباطن

یہاں وہی۔ وہاں وہی۔ سچل کہہ تم کچا ہوگا

اردو شعر میں جو نازک خدائی دکھائی گئی ہے وہ  
قابل قدر ہے۔

سرمست نے حب مصوری نعرہ بلند کیا تو علماء سے  
اسکو سرا دیے کا ارادہ کیا۔ اور سرمست کے پاس آئے اور  
اسکو تسہ کرنے لگے کہ تم یہ کفر کیوں بکتے ہو۔ سرمست  
نے ان سے پوچھا تو اس حرم کی کیا سزا ہے؟ علماء نے کہا  
اس جرم کی سزا قتل ہے۔ سرمست نے علماء سے کہا کہ  
جس وقت آپ مبری زبان سے انا الحق کا نعرہ پھر سیں اس  
وقت مجھے فوراً قتل کر دیں۔ اس اثنا میں ان پر وحہ اور  
بیخودی کا حال طاری ہو گیا اور ان کے زبان سے انا الحق  
نکلنے لگا۔ اسٹے علماء نے ان پر نلوار کے کئی وار کئے،  
لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ حب حال کی کیفیت باقی



نہ رہی تو علماء نے انکو تمام حقیقت سے آگاہ کیا۔ سرسٹ  
نے فرمایا کہ ”یہ نعرہ میں نہیں لگانا بلکہ وہ ذات باری ہی  
لگاتی ہے۔ آئنا اس موضوع پر ایک سدھی میں کلام ہے:

حق انا الحق ثی حیو۔ ہر مسحہ نظر مصور ہو  
مسحہ شریعت شرک چوں مسحہ معرفت منظور ہو

معنی: حق تعالیٰ خود فرماتا تھا کہ میں حق ہوں،  
لیکن مظاہر شکل مصور کی تھی۔ شریعت کے نقطہ نظر سے  
یہ شرک تھا، لیکن معرفت کے نقطہ نظر سے یہ بات بالکل  
صحیح تھی۔

## کافی اردو (وحدت الوجود)

ترجیح شد: اگر اس بات کو چاہو۔ نہ ہرگز تم گدا ہوگا  
یہیں کرنا گداگر ہو۔ لیکن خود خدا ہوگا

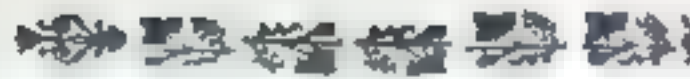
۱۔ فنا کی بات باطل ہے۔ اگر بوجھو سچ ہم سے  
نہا بالند ہمیشہ تو۔ حداتا، با فنا ہوگا

۲۔ ہمیں دیدار اور دیگر۔ نہیں ہے جا دیکھنے کی  
نظر کی جا تم ہی ہو۔ میں تا خود لقا ہوگا

۳۔ زمیں پر کیا ملک پر کیا۔ کہا ہر عرش کرسی پر  
دروں سروں ہم اندر۔ تو کلی حاجا ہوگا

۴۔ ہوا اول ہوا آخر۔ ہوا الطاهر ہوا الطان  
یہاں وہی وہاں وہی ”سچاں“ کہہ تم کجا ہوگا۔





اس سرمست نے ”ہم اوست“ کے موضوع پر ان  
حوش و حلال حذب و حولان اور موج و مہمی دکھائی  
ہے کہ کسی اور شاعر کو اتنی حرائت و ہمت نہیں ہوتی،  
واضح طور معلوم ہوتا ہے کہ عالم الغیب نے اسے مخفی اور  
پوشیدہ اسرار و رموز سے اتنی مخلوقات کو آگاہ کرنے کسے  
اس مرد مجاہد اور رند بساک کو ایسی خاص سند و سرٹیفکیٹ  
عطا فرما کر اس زمیں پر بھیجا ہے جسے ”ما علما الا اللہ“  
والا پیغام ڈنکے کی چوٹ پر خالق کی مخلوق کو سنا ہے،  
یہ صرف اس سرمست الستی، عاشق ارلی قادر الکلام کا  
کلام ہے۔ آپ نے فرمایا ہے:

ما کفر نمی گویم این سخن ہم راست است

آنکس کہ بود کافر زیں معنی شد مسکر

معنی: میں کفر نہیں بکتا ہوں یہ بات بالکل سچ ہے،  
جو اس بات سے انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔

## سچل سرمست شاعر ہفت زبان

کہا جاتا ہے کہ سچل سرمست کا کلام نو لاکھ  
چھتیس ہزار چھ سو چھتیس اشعار پر مشتمل ہے جو سات  
زبانوں عربی، فارسی، اردو، ہندی، پنجابی، مراٹھی اور سندھی  
میں کہا گیا ہے۔ اس بنا پر آپ کو شاعر ہفت زبان کہا جاتا  
ہے۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں جزوی طور پر اشعار  
کہنا کسی خاص اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ قابل قدر شاعر







وہ ہے جسے غمِ ربان پر بھی غمور حاصل ہو۔ آپکا سدھی۔  
سرائیکی اور اردو شعر میں تخلص سچو۔ سچل۔ سچبڈنہ ہے،  
لیکن فارسی زبان میں آپکا تخلص ”آشکار اور خدائی“ ہے۔

## سچل سرمست عاشق رسول اللہ

سچل سرمست حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا عاشق صادق ہے۔ آپکے تصنیفات سے حسب ذیل چند  
اشعار اس موضوع کے متعلق پیش کر رہے ہیں۔

### از دیوان آشکار

- ۱۔ ہمیں گوید کہ بدراہ باشد۔ نہ بدراہ است لیکن شاہ باشد
  - ۲۔ شکایت کئی کسی ای پارسا۔ آن عاشق رسول اللہ باشد
  - ۳۔ اگر پر عیب ہم بدراہ باشم۔ یس دانی کہ او ہمراہ باشد
  - ۴۔ نمی دارم بجز عشقش بدل هیچ۔ این عالم خدا آگاہ باشد
  - ۵۔ ہاں عالی حیاش ”آشکارا“۔ یکی از سگ همان درگاہ باشد
- معنی: سچل سرمست فرماتا ہے کہ میرے متعلق لوگوں  
کہتے ہیں کہ یہ بدراہ ہے، لیکن میں بدراہ نہیں ہوں شاہ ہوں۔  
اے زاہد تم میرے لئے کون شکایت کرتے ہو، میں تو عاشق  
رسول اللہ ہوں۔ اگر میں پر عیب اور بدکار ہوں مگر یقین  
کرتا کہ حضرت رسول اللہ میرے مددگار ہیں۔ میرے دل  
میں آپکے عشق کے بغیر کچھ نہیں، اس بات کا خدا گواہ ہے۔  
”آشکارا“ رسالنامہ کے دروازے کا ایک کنا ہے۔



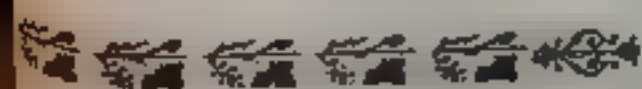


## کلام دیگر از دیوان آشکار

- ۱۔ یک روز بودم من بخدمت مصطفیٰ۔ سروری کونین این خسر الوری
  - ۲۔ این چنین فرمود مارا از کرم۔ جز برخصمت سر عبدالحق ما
  - ۳۔ ار گروه۔ خاص اورا کرده ام۔ جلوہ فیضش بود حایج
  - ۴۔ شان شوکت پرما بالاترست۔ همچو او کس نیست در عالم علا
  - ۵۔ "آشکارا" خاک بیا پر باش۔ تا شوی از دوستش بادشا
- معنی: ایک دن میں حضرت محمد مصطفیٰ سرور کونین کے حضور میں حاضر ہوا، آپسے از راہ کرم فرمایا کہ تم اسے مرشد کی اجازت کے بغیر مت آیا کرو۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچل سرمست کے مرشد کے متعلق فرمایا کہ میں نے اسکو اپنے خاص گروہ میں شامل کیا ہے اور اسکے فیض کا جلوہ جا بجا ہے۔ (یہ الفاظ سنتے کے بعد سچل سرمست کہتا ہے کہ) میرے پیر کا مرتبہ عظیم الشان ہے اور اسکے مد مقابل دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اے "آشکار" تو آپسے پیر کے پاؤں کی خاک بجا، تو اسکی صحبت اور دوستی سے بادشاہ بن جائے۔

### ذمت (سراٹکی)

کل نیان دا سرتاج محمد۔ بحر عرف امواج محمد  
قاب سوسین او ادنیٰ۔ شرف شب معراج محمد  
امت تیری کیوں غم کھاوے۔ جس دی تیکوں لاج محمد  
"سچل" کوں غم کہہا۔ کہتا لا یحتاج محمد



اسکے علاوہ اسے جو اسی تصف مسوی وصف نامہ  
 میں تعریف و وصف کی ہے اسکے چند منتخب اشعار پیش  
 کرتے حاتم ہیں:

از مثنوی و عملت نام

۱۔ میں راسی گفت آخر مصطفیٰ چند سانی در حجاب اے سوفا  
معین۔ حضور اکرم نے میں راسی فرمایا ہے۔ بھر اے  
سوفا تم کب تک حجاب میں رہو گاہ

۲۔ اگر روبرو سر حق اٹھ نہی۔ نالحریم کوری و مرد۔ رہ نہی  
معنی: تم اسرار اٹھی سے واقف نہیں ہے۔ اور اس لئے  
اندھ اور اس واسطے سے نا آشنا ہے۔

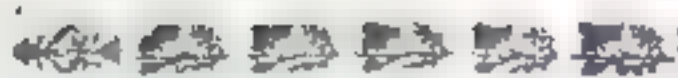
۳۔ مصطفیٰ امد دریں رہے باشند۔ ہر زمانہ ار راہ دادہ صد نشان  
معنی۔ مصطفیٰ اس راہ سے بالکل باخبر ہیں۔ اور  
ہر وقت اسکی تمام خبریں دیئے رہتے ہیں۔

۴۔ مصطفیٰ آمد درہن رہ نور پاک۔ حملہ طلعات را کردہ ہلاک  
معی۔ مصطفیٰ اس راہ میں پاکرہ نور ہیں۔ جس نے  
تمام تاریکوں کو ختم کر دیا۔

۳۔ مصطفیٰ آمد دریں رہ سر راہ۔ دامن اور گسر تا گردی تو شاہ  
معنی: مصطفیٰ اس راہ میں حقیقی مرشد ہیں۔ تو انکا  
دامن نہام لیک تو بادشاہ ہو جائیگا۔

۶۔ مصطفیٰ آمد دریں راہ را راز دان۔ دیدہء خود را بہ معنی بار دان  
معنی: محمد مصطفیٰ اس راہ کیے اسرار و رموز سے آگاہ  
ہیں، تو نصیر کی آنکھیں کھول کر اس حقیقت کو سمجھ لے۔





۷۔ مصطفیٰ آمد دریں راہ ذاب حق۔ از دو عالم دردم در معنی سو  
معنی: محمد مصطفیٰ اس راہ میں زار الاهی ہیں۔ اور  
در حقیقت دونوں جہان سے آگے ہیں۔

۸۔ مصطفیٰ را حق بدان و حق بس۔ ناشوی نو شہر راہ مرد در  
معنی: محمد مصطفیٰ کو حق دیکھ، اور حق جان،  
تاکہ تو حق کی راہ میں شہر مرد سمجھے۔

۹۔ مصطفیٰ را حق بس و حق بدان۔ ناشوی در ہر دو عالم ناشان  
معنی: محمد مصطفیٰ کو حق دیکھ، اور حق جان، تاکہ  
تو دنیا و عقی میں سرخرو و سرراز ہو۔

۱۰۔ مصطفیٰ حق بود و حق بود مصطفیٰ۔

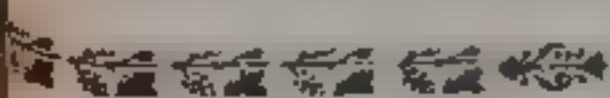
بشنو این معنی تو پاک امے ناص

معنی: محمد مصطفیٰ حق ہے اور حق مصطفیٰ ہے۔ امے پاک  
باطن تو اس حقیقت کو اچھی طرح سے سن اور سمجھ۔ یعنی  
اللہ اور محمد مصطفیٰ ایک ہے۔

۱۱۔ مصطفیٰ را نور حق مبداء یفس۔ تارسی در قرب رب العالمین

معنی: محمد مصطفیٰ کو اللہ کا نور سمجھ اور اس  
پر یفس کر تاکہ تو پروردگار عالم کا قرب حاصل کر سکے۔

۱۲۔ سرخود با انسا گفتہ تمام۔ ہر محمد خیم کردہ والسلام  
معنی: اللہ تعالیٰ نے اسیاء کرام کو اپنا راز بتایا ہے۔





اور حضور پر نور کی ذات با برکات پر تمام اسرار مسکشف  
کر کے اس معاملہ کو ختم کر دیا۔

نوٹ: حدیث شریف میں آیا ہے ”من رآنی فقد رآ العجی“  
جس نے مجھے دیکھا گویا اللہ کو دیکھا۔

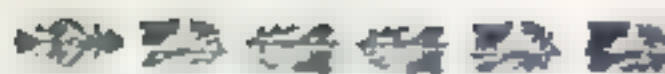
## عشق - حبیب

(از مثنوی وحدت نامہ)

۱۔ بادشاہ من توئی من بندہ ام - اندریں بدکاری شرمندہ ام  
رحم فرما بر من - مسکن تو - دہ دلم را یا سی تسکن تو  
آمد م عاخر بدر تو شرمسار - کردہ ام عصیان بعدد بيشمار  
معنی: آپ میرے بادشاہ ہیں اور میں آپکا غلام ہوں،  
میں ایسی بدکاری پر شرمسار ہوں۔ یا رسول اللہ مجھ پر رحم  
فرما اور میری دل کو تسکن عطا فرما۔ میں آپکے دروازے پر  
سراپا ندامت و انکسار نکر حاضر ہوا ہوں، کیونکہ میں بڑا  
گنہگار ہوں۔

۶۲۔ ایں گدا بر درت امیدوار - بخش دیدارم مرا اے شہسوار  
نالہ بشو یا شفیع المذنبین - وے تو باشی رحمت للعالمین  
اے توئی سردار سرور کائنات۔ مظہر خاص توئی اندر صفات  
معنی: یہ گدا بر درت امیدوار ہو کر حاضر  
ہوا ہے، اے شہسوار مجھے اسے دیدار کا شرف عطا فرما۔  
اے شفیع المذنبین میری فریاد سن۔ آپ رحمت للعالمین ہیں۔





آب اس کشتاب کا سردار اور بادشاہ ہیں۔ آب اسی صفات  
میں اللہ کی داب کے مظہر خاص ہیں۔

۶۳۔ در دو عالم شاہ شاہان توئی۔ در مظاہر خاص انسان توئی  
ار احمد احمد تو گشتی آشکار ذات پاک ہستی بگویم بار بار  
من ز کار بد پشیمانم بسے بگری حالم بریشانم بسی  
معنی: آپ دونوں جہان کے شہنشاہ ہیں۔ آب اللہ کے  
مظاہر میں خصوصی حشت کے مالک ہیں۔ آپ احمد ہے احمد  
کی صورت میں آشکار ہوئے ہیں۔ میں بار بار اقرار  
کرتا ہوں کہ انکی ذات پاک ہے۔ میں اپنی معصیت پر بہت  
پشیمان ہوں۔ اور آپ میرا بریشان حال دیکھ رہے ہیں۔

۶۴۔ حر حمایت تو مرا کس بار نیست  
معنی: میں اندر جہان بدکار نیست  
کردہ ام از حرما روئے سہاء۔ تو سامری کن عفو گناہ  
حمله عالم یا مرا بد کردہ است

معنی: آپ کے سوا میرا کوئی مددگار نہیں، اور مجھے  
حسب دینا میں کوئی خطا کار نہیں ہے۔ میں ایسے گناہوں کے  
وہم سے رو سہاء ہو چکا ہوں، ساری دنیا مجھے برا کہہ رہی ہے  
آپ اسے سمجھ کر مجھے بخشد یعنی۔

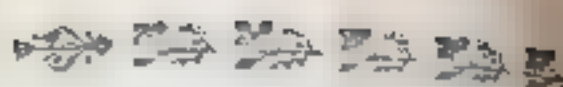
## از غزل بکھر طویل

۲۳۰۔ وقت آخر یا شمع العدس در مش حق

سرخرو از عمل خود چون گل گلاب انار باش







معنی: تو سے اس عمل کو جو سے رنگی کے احری  
لہجہ میں حب حضور شیعہ السیدس صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ اللہ کے حضور میں پیش ہو گا تو سرخرو ہو گا۔

۲۵۱ حمد لہ درجہ عاشق عطا کردہ رسوں  
گفت در محبت دگر بر باد راں سرار پیش  
معنی: اللہ کا شکر ہے کہ مجھے بارگاہ رسول مسوں  
سے عاشقی کا منصب عطا ہوا ہے، اور مجھ سے فرمایا گیا ہے  
کہ محبت کے سوا ہر چیز جمع سمجھو۔

### عشق حبیب

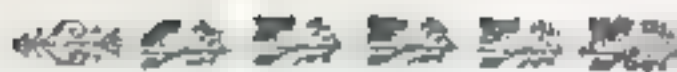
(چند اشعار از مثنوی رازنامہ)

۱۔ مصطفیٰ را ہدایت آمدہ۔ مرضی گنج عنایت آمدہ  
معنی: مصطفیٰ راہ ہدایت میں۔ مرتضیٰ مہربانیوں کا خزانہ میں  
۲۔ مصطفیٰ شد بشوائے اسما۔ مرتضیٰ سلطان شد ہر اولما  
معنی: مصطفیٰ اسما کا امام میں۔ مرتضیٰ اولما کا  
سلطان میں۔

۳۔ مصطفیٰ و مرتضیٰ را یک نس۔ احد احمد یک بود بشک نس  
معنی: مصطفیٰ اور مرتضیٰ کو ایک خان۔ احد اور احمد  
کو ایک خان۔

۴۔ عاشق بر اسم محمد مصطفیٰ۔ بر دلم جاگر نام مرتضیٰ  
میں جو محمد مصطفیٰ کے نام کا عاشق ہوں مہری دل  
پر مرتضیٰ کا نام نقش ہے۔





۵۔ لطف بر ما کرد سید المرسلین۔ کرد مارا ار گروہ عشقین  
معنی: سید المرسلین نے ہم پر مہربانی کی۔ کہ ہم کو  
عاشقوں کے گروہ میں شامل کر لیا۔

۶۔ از محمد ابن مرا ارشاد شد۔ حز محبت هر دگر بر باد شد  
معنی: محمد مصطفیٰ نے مجھے یہ سبق دیا ہے کہ محبت  
کے سوا سب کچھ برباد ہے۔

۷۔ از سر وحد۔ مارا آگاہ کرد۔ من گدا بودم ولے شاه کرد  
معنی: آئیے مجھے یوحنا کے راز سے آگاہ کیا ہے، اس  
طرح مجھے فقر کو بادشاہ بنا دیا۔

۸۔ بر من مسکن توجہ کرده اند۔ شرح خود را بدان فرمود اند  
معنی: مجھے غریب پر توجہ کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ تم  
اپنے کو غیر حق نہ سمجھو، یعنی تم حق ہو۔

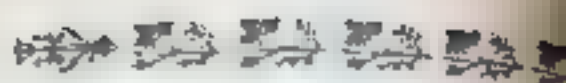
آپ مثنوی راز نامہ متعلق فرماتے ہیں:

۱۔ صاحب احوال بسد این کتاب تا کہ از توحید می نوشد شراب  
معنی: صاحب حال ہی اس کتاب کو دیکھ سکا ہے  
تو، توحید کی شراب سے سرشار ہو جائے۔

۲۔ نیست آگہ زین کتاب عام را۔ پختہ دانند نے خمر خام را  
معنی: عام آدمی اس کتاب سے آگاہی حاصل نہیں کر سکا  
دانا اس کو جان سکتے ہیں، نادان کو کسا خمر۔

۳۔ قسم ذات پاک اورا اے بسر۔ نام این صاحب حال خواند نے دگر  
معنی: سرے نئے اللہ کی قسم صاحب حال کے سوا  
نام کوئی نہیں پڑھ سکا۔





۴۔ این کتاب کردہ ام از عشق بر۔ اندرونش هست پدا صد گوهر  
معنی: سرے اس کتاب کو عشق سے بھر دیا ہے۔ اس میں  
سیکڑوں موتی درخشندہ ہیں۔

۵۔ ہی رہد عاشق بار بار فرماتا ہے کہ میرا کلام خاص  
کبتر ہے، خام آدمی کو سرے کلام کی کیا خبر؟

## چند اشعار از دیوان آشکار

۱۔ ای بحر درواریہ احمد راہ نیست۔ گر بھی دانی دلت آگاہ نیست

معنی: محمد مصطفیٰ کے درواریے کے سوا کوئی راستہ  
نہیں ہے۔ اگو تم یہ نہیں جانتا تو تری دل آگاہ نہیں ہے۔

۲۔ آنکہ در احد احمد داسف فرق۔ درجہ اور افاضی اللہ نیست

معنی: جو اللہ اور محمد صلعم میں فرق کرتا ہے۔  
وہ افاضی اللہ کے درجہ پر نہیں پہنچا۔

## عشق حبیب

قاصی علی اکبر بتخلص غلام اکبر

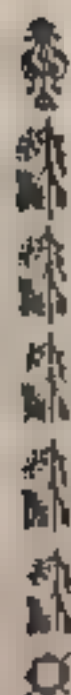
کافی

ترجیح سد: مجھے تو حام امے ساقی۔ بلادو با رسول اللہ

دئی کاسح سے پردہ۔ اڑادو با رسول اللہ

۱۔ کرو ہم صاف دل سری۔ دئی غم و سہاگی سے

اسی میں نور ہو انا۔ سادو با رسول اللہ



۲۔ مجھے مخمور کرو ایسا۔ رہے نا ناد جسم ادا

سراسر مست محبت میں۔ سادو یا رسول اللہ

۳۔ رگ رگ سے ہوئے جاری۔ مجھے آوار ہو۔ ہو۔ ہو

ن میں نار تو ایسی۔ لگادو یا رسول اللہ

۴۔ "غلام اکبر" پر ایسی۔ کرو شہت شہشاہا

رخ۔ مسور مجھے ایسا۔ دکھادو یا رسول اللہ

## سچا سرمست عاشق بقا باللہ

طریقت کی چہار حسب ذیل سرلس ہیں:

(۱) فنا فی الشیخ (۲) فنا فی الرسول (۳) فنا فی اللہ

(۴) بقا باللہ

یعنی: (۱) مرشد میں گم ہو جانا (۲) رسول میں گم

ہو جانا (۳) اللہ میں گم ہو جانا (۴) خود اللہ بن جانا

یہ رند سناک اور عاشق صادق بقا باللہ کی اعی

تربن منزل پر فائز تھے۔ آپ نے فرمایا ہے:

نوری ناری ناہیان۔ آہیان رب حیار

معنی: میں نہ نوری ہوں اور نہ ناری ہوں۔ یعنی میں

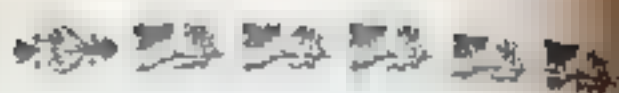
نہ نور سے پیدا ہوا ہوں اور نہ آگ سے پیدا ہوا ہوں بلکہ

میں خود خدا ہوں۔ دیگر شعرا زیادہ سے زیادہ فنا فی اللہ کی

سرل تک رسائی رکھتے ہیں۔ بقا باللہ کی سرل سب کو

نصیب نہیں ہو سکتی۔





قرآن مجید میں ارشاد ہے:

”ذالک فضل اللہ یؤتہ من یشاء“

معنی: یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے عطا فرمائے،

عاشق سرمد کا قول ہے:

”اے دولت سرمد ہم کس را بدهد“

معنی: اے سرمد نہ ورنہت سکو ہمیں بخشی جانی،

یہ اللہ کا کئے حدیث حلال میں سے ایک پاک اور خاص

نعمت ہے جو صرف ان صاحب حال عاشق کو نصیب ہوتی

ہے جو مرد متعدد جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ

کے پوشیدہ اسرار پر سے نقاب ہٹاتے ہیں، نقاب ہٹا اور پردہ

اٹا رہا عام آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ اس اقلیم سحر کے تاحذر

شاعر کا سدھی زبان میں ایک شعر ہے۔

بہیں مسر ملکی۔ اہا امانت عشق حی

معنی عشق کی امانت جو محل کو ودیعت ہوئی ہے

وہ فرشتوں کو بھی نصیب نہیں ہو سکتی، اس لحاظ سے

شاعری میں انک حاض اور اعلیٰ ترین مقام کے علاوہ یہ درد

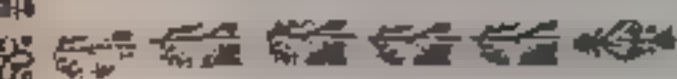
ساک درجہ ولادت میں بھی اعلیٰ ترین سرل پر فائز ہے۔

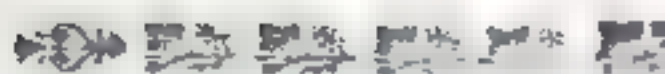
سندہ کے وہ ادیب جسے فسرانہ مسلک کی کچھ

حیرت نہیں ہے۔ اس درد آرائی کے مرتبہ کو کیا پہچان سگے

انکی آنکھیں جو ظاہر سے ہیں وہ حقیقت کی تہہ تک نہیں

پہنچ سکتے اسے اسے اللہ عاشق کے طرف توجہ نہیں ہے۔





## سچل سرمست شہنشاہ عشق

سچل سرمست فرماتے ہیں:

مارا نصیب است عشق و مستی۔ اے زاہد باتو باد ہستی  
معنی: اے زاہد مجھے تو عشق و مستی عطا ہوئی ہے۔  
اور تجھے غرور زہد۔

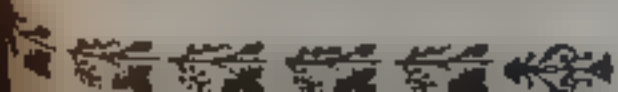
سرمست سرا نا عشق تھا۔ خداوند و دود نے ادا کو  
محبی العشق بنا کر اس دبا میں دھکا تھا۔ جس نے آکر عشق  
کو زندہ کیا۔ آپسے جتنی عشق اور درد کی تعریف و توصیف  
کی ہے کسی اور شاعر کو اسکی توقع ہی نہیں ہو سکتی۔  
آپکی تصنیفات میں سے ”مثنوی عشق نامہ“ اور ”مثنوی  
درد نامہ“ عشق اور درد کی حمد و ثناء کیلئے مخصوص ہیں۔  
اسکے علاوہ ”مثنوی وصلت نامہ“ اور ”مثنوی وحدت نامہ“  
میں جو عشق کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے چند اشعار  
حسب ذیل پیش کئے جاتے ہیں:

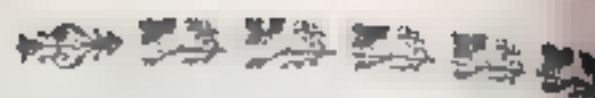
### از مثنوی وصلت نامہ

۱۔ عشق مارا اندرین رہ در کشود

حاصل ما خود دریں رہ عشق دود

معنی: اس معاملہ میں عشق نے ہمارے اوپر اسے دروازے  
کھول دیئے ہیں۔ دراصل ہمارا مقصود بھی عشق تھا،





۲۔ عشق سر حق ہما پیدا نمود۔ کار ما ار عشق حق زیبا نمود  
معنی: عشق نے ہم پر اسرار الہی مسکشف کر دیئے۔ اور  
اور عشق الہی میرے سرا کام نہر ہو گیا۔

۳۔ عشق آمد در دل ما بار زد۔ آتش اندر خرقہ و زبار رد  
معنی: حب عشق نے آکر ہماری دل میں ڈیرا ڈال دیا  
ہو خرقہ و زبار کو آگ لگادی۔

۴۔ عشق آمد سالکان حیران شدید۔  
در سلوک حوش سرگردان شدید

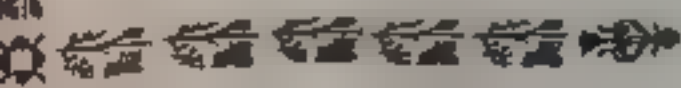
معنی: حب عشق آیا تو سالک حیرت میں بڑ گئے  
اور ایسے ہی سلوک میں حیران و سرگردان رہ گئے۔  
۵۔ عشق آمد "کت کرا" شد عیان۔

میکند عشق این سخنها را بیان

معنی: حب عشق آنا ہو "کت کرا محققا" کا  
راز بے نقاب ہو گیا۔ عشق نے تمام اسرار مسکشف کر دیئے۔

۶۔ عشق آمد "لی مع اللہ" اے سر۔ میں تیرا سر حق دادم خسر  
معنی: میرے سٹے! "عشق لی مع اللہ" ہے۔ اور یہ  
ہدائی راز ہے جو میں نے تجھے سنا ہے۔

"ار مع اللہ وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نسی مکرم"  
یہ حدیث شریف ہے جسکی معنی ہے کہ میرے لئے  
اللہ تعالیٰ کبستہ ایک وقت ایسا معین ہے، جس میں نہ تو  
کسی ملک مقرب کی گنجائش ہے، اور نہ کسی برگزیدہ  
پہنچر کی۔







۱۲۔ چند گویم ہرچہ سنی درجہاں۔ سرسراے جان! تو آنرا عشق دان  
معنی: سرے دوست! تجھے مس کہاں تک نثاؤں۔  
دسا میں جو کچھ نظر آتا ہے اسے عشق ہی سمجھ۔  
مسحان اللہ اعلیٰ مراتب شاعر و عاشق۔

## عشق اور عقل (از وصلت نامہ)

نوٹ:- نہ مشوی وصلت نامہ پڑھے کے قابل ہے۔

۱۔ عقل باشد غولان را رہما۔ عشق باشد عاشقان را پیشوا  
معنی: عقل غولوں کی رہمائی کرتی ہے۔ اور عشق  
عشاق کا امام ہے۔

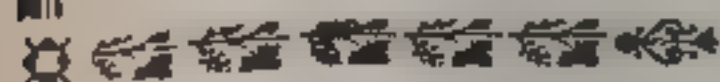
۲۔ عمل آنجا بردہ دار رہ شدہ۔ عشق آنجا راز دار شہر شدہ  
معنی: عمل سالک اور سرل کے درمیان پردہ ہے۔  
اور عشق شہر شاہ حقیقی کا راز دار ہے۔

۳۔ عمل اندر ناتحاشی بار ماند۔ عشق اندر کاروائی پیش راند  
معنی: عمل باغی ہوئی کے بنا پر منزل تک نہیں پہنچ  
سکتی۔ اور عشق اسے فائدہ آگے لے جا رہا ہے۔

۴۔ عمل ار تکلف حق کامل شدہ است

عشق از تشریف حق قابل شدہ است

معنی: عمل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پاسدیاں  
عائد کی گئی ہیں انکے روح سے اسے کمال حاصل ہوا ہے  
اور عشق کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی شروع سے عزت و  
عظمت بخشی ہے۔





۵۔ جوہر عشق است نہر لامکان۔ جوہر عقل است فعل این جہر  
معنی: عشق کا جوہر لامکان کہلئے ہے۔ اور عقل کا  
جوہر اس دنیا کہلئے ہے۔  
اس واسطے عشق دام پڑھنا ضروری ہے۔

## چند ابیات در تعریف عشق

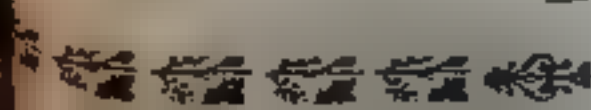
( از مثنوی وحدت نام )

۱۴۹۔ عشق تا سر چون بر آرد۔ اشک از دیدہ بسارد  
زو بناموس نیارد۔ ہج حائے نگذارد  
دانہ سحہ نہ شمارد۔ در رہ حق بسبارد

معنی: حب عشق ظاہر ہوتا ہے تو آنکھوں سے آنسو  
بہا دیتا ہے۔ نہ عزت کہ خیال کرتا ہے اور نہ ہی کوئی  
گنجائش چھوڑتا ہے۔ عشق تسبیح پھرنا نہیں سکھاتا۔  
بلکہ حق کی راہ میں جان قربان کرنے کیلئے تعلیم  
دیتا ہے۔

۵۔ عشق دارد دو نشانی۔ سکند این تن فانی  
پس بقا باقی مانی۔ این اشارت من رانی  
از حدیثات بخوانی۔ از پیغمبر سر دانی

معنی: عشق کی دو نشانیاں ہیں، پہلی یہ کہ جسم  
کو فنا کر دیتا ہے اور دوسری یہ کہ پھر ابدی زندگی  
بخش دیتا ہے۔ یہ من رانی کا اشارہ ہے اور تو حدیث نبوی  
سے بھی اسکی تصدیق کر سکتا ہے۔ دراصل یہ ایک پیغمبر



راز ہے۔ حدیث شریف میں ہے ”مراہی مدد اللہ“  
معنی: جسے رسول خدا کو دیکھا، اسے گواہ اللہ کو دکھا۔

۵۲۔ عشق دو کار بداند اول از خود برہاند  
سر شمشیر براند۔ حر خدا هیچ نماید  
من نہ محبوب رساند غم خیالات براند

معنی: عشق دو کام کرتا ہے۔ پہلا یہ کہ اسے آپ  
سے رہائی دلانا ہے دوسرا یہ کہ تلوار سے سر کاٹ دینا ہے  
حی کہ اللہ کی ذات کے سوائے اور کوئی چہر باقی  
نہیں رہی۔ اس کے بعد محبوب سے ملا دینا ہے اور دیگر  
تمام خیالات کو دل سے نکال دینا ہے۔

۵۳۔ عشق اعلیٰ است امانت۔ اندر ان مستی و حالت  
بود این راہ ہدایت۔ بکشد سر بسلامت  
ہست آن وہب و عیانت۔ اندر آن نیست صلاحت

معنی: عشق ایک بہت ہی بڑی امانت ہے۔ اس میں  
مستی و حال ہے اور یہی راہ ہدایت ہے۔ یہ خدا کی دین اور  
اسکا کرم ہے نہ کہ گمراہی۔

۵۴۔ عشق دریائی ہائل۔ کہ بصدار ساحل  
غرق سار دہم محل۔ رو گشتن بس مشکل  
دارد او سحت مہار۔ کند او فعل و مصل

معنی: عشق ایک ایسا خطرناک اور ناپیدا کنار دریا  
ہے جو سب کو غرق کر دیتا ہے۔ اسے غور کرنا بہت  
ہی مشکل ہے۔ اسکی مہر لیں بڑی دشوار ہیں۔ جہاں قدم

قدم بر قیل گاہ ہے اور قیل ہوتے رہتے ہیں۔

۵۵۔ ہمچو منصور بدای۔ تا دماگر تودانی۔ شمس زو هست نشانی  
گم کند این انسانی۔ گشت زو سرمد فانی۔ سہل این راہد سر  
معنی: اگر تجھ میں منصور حسا حوصلہ ہے، تو  
بے دھڑک عشق کے میدان میں کود جا۔ شمس سر  
اسی عشق کا زخم خوردہ ہے۔ کوہکہ عشق انسانیت کو  
خیم کر دیا ہے۔ سرمد کو بھی اس نے خیم کیا تھا، اس  
لیئے اسے آسمان نہ سمجھا۔

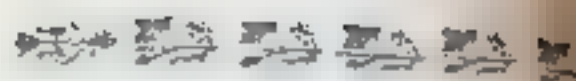
۵۶۔ عشق درد دل چو درآید۔ در فرحت بکشاید۔ صد سرود سرآید  
درد و ہم حجر فزاید۔ زو غم و سوز بزاید۔ جان و سر جسم رسد  
معنی: عشق حب دل میں داخل ہوتا ہے تو خوشی اور  
مسرت کے دروازے کھول دیا ہے۔ سکڑوں راگ اپنا ہے،  
فراق کے وجد سے درد بڑھا ہے اور اس سے سوز و غم  
پیدا ہوتا ہے اور روح و جسم گھٹنے لگا ہے۔  
نوٹ: وحدت نامہ بڑھے کے قابل ہے۔

## از غزل بحر طویل

۲۳۵۔ درجہ عاشق زیادہ از ہم درجہ بدان  
محو ذات اللہ شود در عاشقان بشمار باش

معنی: تمام درجوں سے عاشق کا درجہ بہت بلند ہے  
تو اللہ کی ذات میں محو ہو کر عنای کی صف میں  
شامل ہو جا۔





۲۳۱۴ تک رتی محبت نکو ار الت من دوحہاں  
در محبت محو شو۔ می کمر من آثار باش  
معنی: اللہ کے محبت کی ایک رسی دہون چہاں کی  
لبت کے ایک من پر بھاری ہے۔ لہذا تو اللہ کی محبت  
احسن کر اور اسی من محو ہوجا۔

۲۳۱۵ رتہ اس فص و عشق در لک ہزاراں تک دو را  
ہمچہ آنکس نیست نیست قدم عشق آزار باش  
معنی: عشق کا فص لا کھوں ہزاروں من صرف ایک  
پا دو گو حاصل ہوتا ہے۔  
نوٹ: یہ ربہ عاشق لا کھوں من ایک تھے۔

## کافی

ترجمہ: عشق ہے امام سرا۔ دیگر امام کہا ہے  
مخالہ من ہوا ہوں۔ حرہ یا حام کہا ہے

۱۔ میر یار۔ یار سرا۔ اس من ہمساوت  
انت معک انا معی۔ دیگر کلام کہا ہے

۲۔ وہی بیسع وہی بنصر۔ خانو بفس دل سے  
ہم خانہ نار ہوجا۔ پٹنا بعام کہا ہے

۳۔ جس حا ملا تکان ہے۔ مجھکو سلام کا  
کہہ فائدا ہم سوں۔ اس جا سلام کہا ہے

۴۔ نجف الحسنت۔ معلوم ہے اللہ کو  
صاحب ”سچل“ ہوا ہے۔ دیگر علام کہا ہے۔

انت معک انا معی = وہ میرے ساتھ ہے اور من انکے  
ساتھ ہوں۔ وہی بیسع وہی بنصر = جسے والا وہ ہے اور دیکھے  
والا وہ ہے۔ پٹنا = بھجنا، ہم سوں مجھے۔



## در ثنا حضرت عشق

( چند اشعار از دیوان آشکار )

۱. ہر کجا تعریف حسن بار نیست۔ مجلس آل شد ہم مردارہا  
معنی: جس مجلس میں حسن بار کی تعریف نہ ہو وہ  
مجلس بیکار ہے۔

۲. جز عشق نبود کار ما از دست شد اخبار ما  
از کفر و دین برار ما پرسی چہ ار ما واجب

معنی: اے واقعی مجھ سے کیا بوجہا ہے مجھے عشق  
کے سوائے کوئی کام نہیں۔ میرے دین اور کفر دونوں سے  
بیزار ہوں۔

۳۔ شخی و پری بررگی نیست در کارم مگر  
راہ رندی عاشقی نگرفتہ ام از اسدا

معنی: میں نے تو شروع ہی سے عاشقی کا راستہ اخبار  
کیا ہے۔ مجھے شخی، پری اور بررگی سے کیا کام ہے۔

۴۔ عشق شاہ است و عقل چون رعیت۔ نارگرد از او برور خراج  
معنی: عشق نادرشاہ ہے اور عقل رعیت ہے۔ اس لئے  
عشق عقل سے برور ٹیکس وصول کرتا ہے۔

۵۔ عاشقان ناشد در سوز و گداز۔ زاهدان ہستد در رورو ہمار  
معنی: عاشق تو محبوب کی یاد میں سرگرداں ہیں۔  
اور زاهد روزہ و نماز میں مشغول ہیں۔



۶۔ ما سق خواندیم از دیوان عشق۔

ہست در ہر دو حہان سلطان عشق

معنی: میں نے تو عشق کے دیوان سے سق پڑھا ہے۔

عشق ہی دونوں حہان کا بادشاہ ہے۔

۷۔ در مدرسہ عشق۔ سق عشق بخواندیم

حر عشق ناشد رخ در ہج کسبم

معنی: میں عشق کے مدرسہ میں عشق کا سق پڑھا ہے۔

عشق کے سوا کسی کتاب کی طرف سرا رخ بھی

نہیں ہے۔

۸۔ از تقویٰ و از ورع ہم از زہد چہ دانم

شب و روز سرا کار کہ لاچنگ رہانم

معنی: میں زہد، تقویٰ اور عبادت نہیں جانتا۔ میں تو

دن رات گانے بجائے میں مشغول ہوں۔

۹۔ من مست شرابم شرابم شرابم۔ سلطان حہانم نظر خرق خراہم

معنی: میں مست شرابی ہوں اور دنیا کی نظر میں برا

ہوں لیکن میں حہان کا سلطان ہوں۔

۱۰۔ عشق را دانی کہ باشد نور ناک

ہر کسی را عشق باشد بس چہ ناک

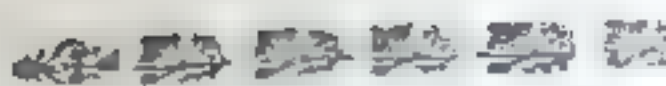
معنی: عشق نور پاک ہے۔ عشق کو بھر کس ناک

کا ڈر ہے۔

۱۱۔ گریک قدم عشق رود محبوب آید صد قدم

بہ حرف را از بزرگان ناگوش دل شیدہ ام





معنی: من نے ہزار گول سے سا ہے کہ اگر عاشق ایک  
قدم محبوب کی طرف آگے بھرتا ہے تو محبوب ایک  
مٹو قدم عاشق کے طرف نزدیک آتا ہے۔

۱۲۔ گزشتہ عمر ما ہنساد و حکم وای ار شمرہ عشقش دو دوم  
معنی: مری عمر ۷۱ سال کی ہو گئی ہے۔ لیسر عاشق  
کے وحہ سے من دو حوت ہے۔

۱۳۔ قربان شوی برآں "ایمکرا" اکیس کہ عشق از امامت سب  
معنی: جس نے عشق کو اپنا امام بنا لیا ہے اسے آئندہ  
تم اس پر قربان ہو جاؤ۔

## در ثنا حضرت عشق

### چند اشعار از مثنوی رازناہ.

۱۔ عشق ذات حق بدانی ای پسر۔ کئی بغیر درد یسی این خبر  
معنی: میرے بٹے عشق کو ذات حق جان۔ لیسر درد  
کے بغیر یہ خبر تجھے معلوم نہیں ہو سکتی۔

۲۔ عشق در گری فراموش کس سبق۔ تاب فرمست شودد آن بہ طو  
معنی: عشق حاصل کر اور سب باتوں کو بھول جا۔  
تاکہ تو طبق تیرے تابع فرمان ہو جائے۔

۳۔ عشق گیری ر شخی کس گذر۔ رند بائی مست بائی سی خبر  
معنی: شخی چھوڑ دو اور عشق حاصل کرو بلا جھجھک  
رند اور مست ہو جا۔

۴۔ عشق سلطان است در ہر دو جہان  
می برد او از مکان تا لا مکان





معنی: عشق دونوں جہاں کی بادشاہ ہے۔ وہ تجھے  
رہس سے لا مکان تک لے جائیگا۔

۵۔ نیست کار عشق تا ہر بوالہوس  
قدر این را عارفان دانند و س

معنی: عشق مجوں اور کود کون کا کام نہیں ہے  
عارفان حق ہی اس کی قدر جان سکتا ہے۔

۶۔ عشق ہر را را جوانی مددہ باوان را توانی مددہ

معنی: عشق بوڑھوں کو خون سا دیتا ہے۔ باوان کو  
وانائی بخشتا ہے۔

۷۔ او تعالیٰ عشق مرا نعم داد۔ در وجودم عالم عشاقی بہاد

معنی: اللہ تعالیٰ نے عشق مجھے نعمہ طور عطا کیا ہے۔  
اور عشاقی کا عالم مجھے وجود میں رکھ دیا ہے۔

۸۔ مست روز الست کی جو بھی تصنیفات ہے اس میں  
عشق کی بے انتہا تعریف ہے۔ اسے تعریف لکھنے کی کسی  
اور شاعر کو اہمت ہی نہیں ہو سکتی۔

## دُرِ ثَنَا حضرت عشق

(سر دار بہادر محمد بخش بتخلص کوچھی)

کا فی

۱۔ رحمتِ بند: عشقا قسم جدا کی۔ بوہی امام سرا  
دونوں جہاں میں بوہی۔ مطلب تمام سرا





- ۱۔ تیرے لئے اے عشق۔ در در میں بھر رہا ہوں  
دم دم درازی در ہم۔ سجدا سلام میرا
- ۲۔ اقرار میں اسنی۔ ہرگز کبھی نہ بھولا  
والدہ وفا کروں گا۔ اری انجام میرا
- ۳۔ مدت سے سو طر ہوں۔ در در بھٹک رہا ہوں  
اب۔ ساز لا مکاتم۔ کر دے مقام میرا
- ۴۔ کر دے جسم فانی۔ ہو ذات میں ہکائی  
وحدت میں ہو ٹھکانا۔ شاہا مدام میرا
- ۵۔ اصلی تو تھا خدا میں۔ انسان نہ کہے بھولا  
واس مجھے دلا دو۔ عشقاً حکام میرا
- ۶۔ لا کھوں نیر فص بادا۔ چھوڑو نہ ایک بچارہ  
مدت سے کہہ رہا ہوں۔ سن لے کلام میرا
- ۷۔ کو چھی تمہیں مبارک مطلب تمام ہو گا  
نس ہے کہ بار نولا۔ کو چھی غلام میرا

## در ثنا حضرت عشق

( قاضی علی اکبر بدخاں غلام اکبر )

### کافی

تلاہ: آہو عشق حضرت۔ سرتوں سرتی کاہی  
کسون مان خوشی ۴ سان۔ سو چشمن تی چائی

- ۱۔ عشق جی اچن سان۔ دکبو درد دوبھون  
وٹی ناہ وچری۔ جوان چا بدائی





- ۲۔ عشق حی آتش پر۔ مگو ناء تھلو  
حگر حال خسرو۔ چڈیو حسن حلائی
- ۳۔ وٹو سد بسن حی۔ آیو روح رازو  
عقل هوش تھر دم۔ وٹو موکلائی
- ۴۔ منہجو دیر ایمان۔ آھی شوق حضرت  
سوئی امام مہجو۔ سوئی الہ آھی
- ۵۔ ”غلام اکبر“ احقر کری عجز آری  
مول سال عشق هر دم ناتو شل بیائی۔

## ساجل سرمست مصنف اعظم

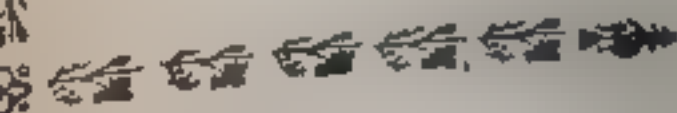
سجل سرمست کی تصنیفات سدهی اور فارسی میں حسب ذیل ہیں:

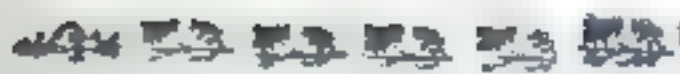
### سندھی

- ۱۔ وحدت نام۔ ۲۔ مرغ نام۔ ۳۔ قیل نام۔ ۴۔ جھولہ
- ۵۔ گھڑوسی۔ اس کے علاوہ سدهی کلام سدهی ادبی بورڈ کی طرف سے عثمان علی انصاری نے شائع کیا ہے اور سرائیکی و اردو مولوی محمد صادق صاحب نے شائع کیا ہے۔ وہ ادبی بورڈ آف سندھ راجستھان سے مل سکی ہیں۔

### فارسی

- ۱۔ دیوان اشکار۔ یہ کتاب پہلی بار سر سر علی مراد خان ٹالپور ولے ریاست حریپور نے شائع کی تھی اور دوسری مرتبہ دیوان والسداس ڈپٹی کلکٹر صاحب شکارپور نے شائع کی تھی





- اور تیسری مرتبہ ادبی ڈی لالا صاحب نے سچل سرمست کی شاعری  
 لاہور کی طرف سے شائع کی۔ ۲۔ مشہوری عشق  
 ۳۔ مشہوری درد نامہ ۴۔ مشہوری گداز نامہ ۵۔ مشہوری تیر نامہ  
 ۶۔ مشہوری وحدت نامہ ۷۔ مشہوری رحیم نامہ ۸۔ مشہوری وصف  
 ۹۔ غزل دہر نامہ ۱۰۔ مشہوری ۱۱۔ نامہ ۱۲۔

اس تصنیفات سے دس دو - تک راہم العزوف نے شائع  
 کرائی ہیں اور دس دس ربطہ ۴۔ اس قادر الکلام شاعر  
 دیوان آشکار کر علاوہ دیوان حداد بھی فارسی زبان میں اب  
 فارسی نثر میں طالعہ ن کے لئے تالیف میں لکھ کر گئے ہیں  
 انشاء اللہ اگر میں زندہ ہوں یہ سب تصنیفات عہد قریب شائع  
 ہو سکیں۔ فارسی زبان میں اتنی تصنیفات خود فارسی شعراء کی  
 بھی نہیں ہو سکتی دنیا بھر میں ایسا کوئی شاعر نہیں ہے جس  
 کی اتنی تصنیفات موجود ہوں۔

قدر در در گر نداند - در جوہر جوہری۔

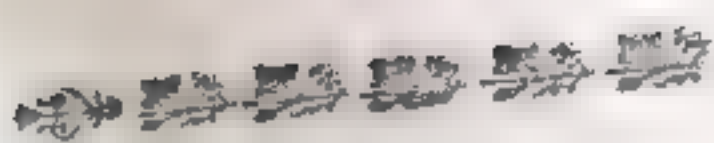
## سچل سرمست معلم اعظم

سرتاج الشعراء حضرت سچل سرمست کا کلام جو الہامی  
 حشمت رکھتا ہے وہ طائفاں موابی کے لئے مشعل راہ کی کہ  
 دینا ہے جس میں عرفان الہی تمام رموز آشکار ہوئے ہیں۔ یہ  
 ایک نسلم شدہ حقیقت ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد  
 معرفت الہی سے روشناس ہونا ہے اور اس سرمست نے بھی  
 اپنے تمام کلام کے اندر یہی بات بتائی ہے۔









۴- آب نستم همچنان چون سده است

تا حراتی حو حه فرخنده است

۵- جسم و جان در ره سوی کز گذر

باشونی در هر دو عالم سرفراز

### موضوع نهم ۳- فادوس

۱- هجرت و یس نیست حسب ای پسر

شد چراغ اسرار حالت سر دسر

۲- اندرویش شد چراغ آن بهان

پاره کن فادوس را بوی حیوان

۳- تا شود سدا چراغ افروز جان

دور کن تر و جسم را ران مسال

### موضوع دهم ۳- (بدختم)

۱- تا که بیج مرغ در بیض بود

آن کجا سوخته هوا بالا پرد

۲- بعد مدت چونکه بضم شکست

مرغ در پرواز آید پرزند

۳- پس بود آن مرغ صاحب احسار

تا کند پرواز هر سو هر دبار

۴- ای سر این جسم چون بضم شکن

تا کسی پرواز سوئی ذوالحسن



## موضوع نمبر ۴۔ چاہا کندیدن

- ۱۔ با ارادت چاہا کندیدن بود  
آب نادیدہ کہ در دیدن بود
- ۲۔ کن بود بیرون کشیدن اے پسر  
بعد ساعتی آب آید در نظر
- ۳۔ این بود برغیب آوردن یقین  
تا کشیدن آب بیرون از زمیں
- ۴۔ اس حجاب گل بکس سی خدا  
آن خدا پنهان شد اندر روا

## اردو معنی

### موضوع نمبر ۱۔ ابرف

- ۱۔ اگر برف سورج کے سامنے رکھیں گے تو برف پگھل جائیگی  
اور پانی ہو جائیگی۔
- ۲۔ حب ان کی ہستی قائم ہے تو وہ برف ہے حب ان کی  
ہستی منکئی تو وہ پانی کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔
- ۳۔ پھر وہ پانی بن گیا اور برف پگھل گئی۔ کبھی پانی  
ہونا ہے کبھی برف ہوتی ہے۔
- ۴۔ برف ہمارے لیے اور پانی خالق جسمی کے لیے ہے۔  
تم اپنی جسم و جان اللہ کے راہ میں فدا کرو کہ تم دونوں  
جہان میں سرخسار ہو جاؤ۔

میرے بیٹے! تمہارا جسم مایوس کی طرح ہے اور تمہاری

### موضوع نمبر ۳- (ماؤس)

- ۱- میرے بیٹے! تمہارا جسم مایوس کی طرح ہے اور تمہاری جان شمع کے نور کی طرح ہے۔
- ۲- تمہارے جسم میں وہ نور بوند ہے جس سے اس لئے تم اپنے جسم کو فنا کر دو۔
- ۳- اب وہ روس میں ہے اور اس لئے تم اپنے جسم کو مٹا دو۔

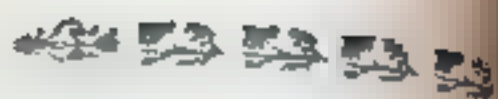
### موضوع نمبر ۳- انڈا

- ۱- جب تک پیچھی کا بچہ انڈے کے اندر بند ہے تو وہ کس طرح ہوا میں اڑ جائیگا۔
- ۲- جب وہ انڈا توڑ کر باہر آئے تب وہ برے اڑنے کی کوشش کرتا ہے۔
- ۳- اس کے بعد وہ پیچھی جہاں چائے اڑ جاتا ہے۔
- ۴- میرے بیٹے! تم اپنے جسم کو انڈے کی طرح توڑ دو پھر دم اللہ کی طرف اڑ سکیے ہو۔ (سبحان اللہ)

### موضوع نمبر ۴- (کنوے کا کھودنا)

- ۱- پانی ملنے کے توقع سے کنواں کھودا جاتا ہے۔
- ۲- میرے بیٹے! مٹی کو باہر پھسکے کے بعد اندر سے پانی نظر آتا ہے۔
- ۳- غیب پر یقین ہے کہ مٹی کھودنے کے بعد اندر سے پانی ضرور نکلے گا۔





۱۔ تم وہ مٹی کا بڑا ہٹادو کیونکہ اندر اسہ کی ذات پوشیدہ ہے۔ وہ تجھے نظر آجائے گی۔

مٹوی گداز نامہ بڑھے کے قائل ہے۔

## از مٹنوی وصالت نامہ

۱۔ اے ر وحدت کثرت ہیں۔ قند و مصری و شکر ہیں

در اصل نشکر ہیں۔ رو ہمیں ہر اثر سن

ہست یکساں نہ دیگر ہیں اے سر کر تو نظر سن

معنی: سرے سرے! دیکھ کثرت وحدت سر ہے۔ تجھے

جو گڑ مصری اور شکر بطر آتی ہے وہ در اصل گسی ہی

سر ہیں۔ اور اسکے مختلف روپ ہیں۔ انہیں ایک ہی سمجھ

ایک دوسرے سے مختلف نہ سمجھ۔ اور آپ اچھی طرح

سے غور کر۔

۲۔ هست اول یکدانہ۔ زہ ست ہذا صد دانہ۔ شجر و شاخ عمانہ

برگ و سب و بردانہ۔ هست این حملہ بہانہ۔ دانہ وحدت فرزانہ

معنی: پہلی ایک دانہ تھا اس سے سب کاڑوں دانے پیدا

ہوئے۔ درخت اور اسکے شاخس ہوئے۔ پتے اور سب سے

ہوئے۔ یہ سب ایک بہانہ ہے۔ اصل میں وہی ایک دانہ ہے۔

۳۔ اے تو دراصل طلا دان۔ زو رہو راں نما دان

نہ ہریک اسم روان دان اسم داران نما دان

اصل را ہجو ہذا دان نہ ہمیں دان نہ همان دان

معنی: سونا دیکھ اس زیور ہے۔ ہر زیور کا نام الگ



\*\*\*

انک دکھا گیا یہ نام عارضی اور فانی ہے۔ اصل میں سونا  
 میں منتقل اور باقی رہنے والی چیز ہے۔ لہذا تو ان  
 زبوروں کو صبح سمجھو۔

۱۔ عہد ثلث از گل ہند چون سو کوزہ ہویدا  
 گل دران عہد تابدا چون سد سرخ سلدا

معنی: مٹی سے برتن بنے۔ گہڑے اور کوزے بنے بظاہر  
 مٹی دیکھنے میں نہیں آتی۔ بلکہ صرف برتن ہی نظر آتے  
 ہیں جو مختلف رنگوں کے ہیں۔

۲۔ ہمہ دن راتو بدانی۔ گشت عہد ہارہ زانی  
 چلہ دستور چانی۔ یوغی دادہ بچہانی  
 چہ عانی چہ لہانی۔ ہمہ سرست سحانی

معنی: روٹی کا نو تھپ ہوتا ہے۔ جس سے سیکڑوں  
 کیڑے نکل جاتے ہیں مثلاً کرز اور دستور وغیرہ جنہیں  
 لوگ بوئے ہیں۔ سب ہرمت کے زار ہیں۔ ظاہر خواہ ہو غیبی۔

۳۔ چشمہ علی ہر آب است کہ انرویش مہتاب است  
 عکس دران آئین است ہر مکان اصلی تلاب است  
 چشمہ فانی ہو ہر آب است این ز امرار جواب است

معنی: تلاب کو دیکھنے میں سے چاند بھی نظر آتا  
 ہے۔ اور اسی پر سورج کا عکس بھی پڑتا ہے۔ حالانکہ  
 چاند اور سورج اپنے اصل مکان پر ہیں۔ تلاب فانی ہے۔  
 اور یہی اسی راز کا حل ہے۔

\*\*\*

۷۔ پاک دات اندرون تو۔ گم گشتی و شوی او  
من ہم اوست همگو۔ هست آل احد مدان دو  
دست او خویش شو۔ راست گسرم نمان بو

معنی: وہ دات پاک ترے اندر ہی ہے۔ تو اسے آب  
کو گرم کر دے اور ”وہی“ ہو جا۔ یہ میں اسی طرف  
طرف سے نہیں بلکہ اسی سے کہے ہو رہا ہوں۔ اس  
دو نہ سمجھو وہ ایک ہی ہے تو اسے آب سے دست بردار  
ہو جا۔ یہ میں بے نشی لیکن سچی بات کہہ رہی ہوں۔

۸۔ چند گوئم کلامی۔ دم ساریم نمامی  
بہم بہم نمامی۔ خواص حوائد نہ عوامی  
تا اریں نامہ و نامی۔ این ”حدائی“ است غلامی

معنی: اس سے زیادہ اور کیا کہوں۔ میں تو سب کچھ  
کہہ چکا ہوں تو میرے پیغام کو سمجھو۔ میرا یہ پیغام  
خواص کے بڑھنے کے قابل ہے۔ عوام کے نہیں۔ یہ ”حدائی“  
غلام ہے۔

اس مختصر سیدہ قادر الکلام شاعر نے اپنے اشعار میں بار بار  
فرمایا ہے کہ میرا کلام خواص کے بڑھنے کے قابل ہے عوام  
کی اس کے مطالب و معانی تک رسائی ہو نہیں سکتی۔ اور یہ  
حقیقت ہے کہ سرمست کا کلام پڑھنا اور اسے سمجھنا ملاؤن  
طالب علموں اور محکمہ ذہنت رکھنے والوں کا کام نہیں  
ہے یہ ایک مرد حق آگاہ کا کلام ہے جسے صرف رند مشرف  
اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔

## از غزل بحر علو دل

۲۰۳۔ مشق بر سمن محمد در قلب اسم الله

ساز دائم در حضور آن سدا لبرار باش

معنی: اپنے سمنے پر اسم محمد کو منقش کر اور قلب میں اسم اللہ کی مشق کر اور ہمیشہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں جاغری کا تصور کرتا رہو۔

۲۰۴۔ کن طواف ابن کعبہ دل را دائم هفت و سه بار

مشق اسم الله محمد در برون بطارا باش

معنی: ہمیشہ کعبہ دل کا سات بار طواف کیا کر دل میں اسم اللہ کی مشق اور سمنے کے اوپر اسم محمد منقش کرو۔

۱۰۸۔ سیر کن در باغ جسم این بین خدا در خانه دل

نی بمثل هوسا کاں کوہکو بارار باش

معنی: تمہارا جسم ایک باغ ہے اس کی سیر کر اور اپنے خانہ دل میں خدا کو دیکھ لے۔ لیکن ہوا لہوسوں کی طرح گلسوں اور بازاروں میں نہ جا۔

۲۲۸۔ با تصور حق محمد دم ز دم خالی مکن

مستغرق شو چنان بے جسم خود اخنار باش

معنی: ہر سانس حق کے تصور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ لے اور ایک سانس بھی اس عمل کے بغیر حالی نہ جائے دے اور اس





عمل میں اس قدر محو اور مستغرق ہو جا کہ آخر کار تجھے  
حسَم کی حاجت باقی نہ رہے۔

۲۲۶۔ مشک از آب دریاہ بر کردہ رخ او سد کن  
بر در دریا فگڑ نکشا ہماں ابحار باش  
معنی: مشک اور آب دریاہ پر کردہ رخ او سد کر  
اور پھر اسے دریا میں ڈال کہ اس کا مہ کھول دے  
تو پانی، مہ کے ساتھ مل جائیگا اور ہر طرف پانی ہو  
پانی نظر آئیگا۔

۲۲۷۔ مشک از حسمت بود آب است حق اے طالب  
برہ کن این مشک خاک، تا تو ماء اعیار باش  
معنی: اے طالب! یہ مشک تمرا حسَم ہے اور پانی  
ذہ حق۔ تو اس مشک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو صرف  
پانی رہ جائیگا۔

۲۴۸۔ صدف چون شکستہ شود زان صدا شود در بہا  
شکن این صدف حسَم و نفخت دم اظہار باش

معنی: صدف جب ٹوٹی ہے تو اس میں سے ایک بے بہا  
موتی نکلتی ہے۔ تو اس حسَم کی صدف کو توڑ کر اس میں  
سے روح کا موتی نکال۔ سبحان اللہ۔

## سیچل سرمست فیلسوف اعظم

سیچل سرمست کا فلسفہ ہے ”حود شاخص“ یعنی ایسے آپ  
کو پہچاننا۔ امام العاشقین حضرت علی مرتضیٰ کا ارشاد اعلیٰ ہے





”سے عرف سجدہ شد عرف رہا“ یعنی جس نے اپنے آپ  
کو سجدہ اس نے اپنے ہر درگاہ کو پہچانا اس طرح سرمست  
کا بھی قول ہے۔

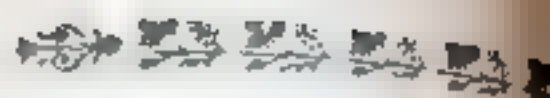
آن کہ کہ شناخت خوبشتن را  
دانی کہ یافت ذوالمنن را

معنی: جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے گدازا کہ  
... اللہ سرک و تعالیٰ نے جب حضرت آدم ... کا نو  
فرمانا ”و سجد من روجہ“ یعنی میں نے اس آدم میرا ہی  
... سجدہ کدی ہے اور ملائک کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ  
کرو۔ سجدہ سرمست ہے بھی اس طرح اسی معنوی ”عشق نامہ“  
میں فرماتا ہے ”خدا آدم را بخود آباد کرد“ معنی آدم کے  
گھر کہ اسی ذات سے آباد کیا۔ بھی آپ آکر اس میں بیٹھے  
سجدہ صرف اللہ کی ذات پاک کے شاہان شان ہے لیکن جب  
اللہ تعالیٰ کی ذات آدم میں سما گئی تو وہ سجدہ در اصل  
ذات باری کو کیا گیا۔

یہ ہی وہ شرف ہے جو انسان کو عطا کیا گیا ہے اس لئے  
انسان کو چاہئے کہ اسی اصالت کو سمجھ لے وہ کون ہے  
اور کس کام کہنے آیا ہے۔ سچل سرمست بار بار کہا  
ہے کہ تم آدم نہیں ہو تم خود ذات پاک ہو۔ اس لئے  
تم خود شناسی کرو۔ آپ نے اپنے دیوان آشکار میں فرمایا ہے:

۱- خود شناس و خود شناس و خود شناس  
دور کن از خوبشتن این خاکی لاس





معنی: تم اپنے آپ کو پہچان۔ اسے آپ کو پہچان۔  
اپنے آپ کو پہچان۔ اور اپنا خاک کی لباس (حسیر) اسے آپ  
سے علاحدہ کر دو۔

۲۔ سقدر خود را نمودی۔ خوشن را فہم کن  
غیر حق ہو نسبی۔ عالی قدر خود را شنس  
معنی: تم نے اسے آپ کو سقدر بنا دیا ہے۔ اسے آپ  
کو پہچان تو اللہ کے سوائے اور کوئی نہیں۔ اے محترم!  
اپنے آپ کو پہچان۔

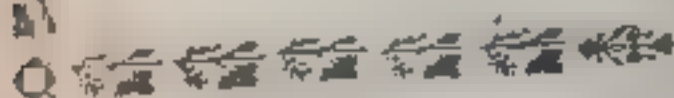
۳۔ اگر خود را خدا دانی خدائی  
وگر خود را گدا دانی گدائی  
معنی اگر تم آپ کو خدا جانو تو تم تحقیق خدا ہو  
اگر آپ کو گدا (بندہ) سمجھتے ہو تو تم بندہ ہی  
رہ جاؤ گے۔

۴۔ خودش را سانس۔ در گل گوهر است  
ماہ دہان کئی شود۔ زبیر غلاف

معنی: تم اپنے آپ کو پہچان کہ مٹی میں گوہر  
پوشیدہ ہے چاند پردے کے اندر کیسے چھپ سکتا ہے۔  
۵۔ ہر کہ اصل خود را می شناسد۔ شود آگاہ او از معنی  
معنی: وہ جو اسے اصلیت کو سمجھتا ہے وہ اس معنی  
کو حل کر سکتا ہے۔

پ میں سدھی کلام میں فرمایا ہے:

پاں سچاں ہت آہی پاروچو۔ کیم نہ ہنس کو سو



معنی: وہ پاک ذات اس دنیا میں صرف اسے آپ کو پہچاننے کہلئے آنا ہے ورنہ اس کو اور دوسرا کوئی کام نہیں تھا۔

## از غزل بہر طویل

۱۷۹۔ مرگ دائم داد داری درجہ موتوا قیل گمر

میں عرف اس نفس پر شاخف حق ہوشیار باش

معنی: ہمیشہ موت کو یاد کر اور موتوا قیل ان تموتوا پر عمل پیرا رہ۔ اور من عرف بنفسہ فقد عرف ربہ کے راز کو سمجھ۔

۱۹۶۔ دم شناسی خویش را من عرف نفس این امر شہ

حز شناسی کور کاذب چون صراف عمار باش

معنی: تو اپنے سانسوں کی قدر قیمت کو پہچان کہو کہ من عرف بنفسہ فقد عرف ربہ کا راز یہی ہے۔ اور یہی شہشاہ کا فرمان ہے۔ معرفت کے بغیر انسان ادھا ہے تو صرافوں سے طرح اپنے اندر پر کھنے کی صلاحیت پیدا کر۔

۲۱۴۔ ہر کہ این حا دید آن در ہر مکان پسا بود

ورنہ اعمی می شوی از دیدہ دل انوار باش

معنی: جس نے ذات کا مشاہدہ اس دنیا میں کر لیا وہ آخرت میں بھی اسے دیکھ سکے گا اور جس نے یہاں نہیں دیکھا وہ وہاں بھی نہ دیکھ سکے گا۔ لہذا تو اپنے دل کی آنکھیں کھول۔

۲۱۵۔ در نہ سر سروں میں آخر نہائی در قلب  
در بحر سمجھوں گم شو۔ پس تو بحر سمجھوں ناش

معنی: باہر نہ دیکھ اندر دیکھ۔ آخر کار تجھے اپنے  
قلب کے اندر ہی نظر آ جائیگا بحر سمجھوں میں غرق ہوجا  
تو خود بھی بحر سمجھوں ہوجائیگا۔

(نوٹ: موتوا قبل ان تموتوا۔ معنی مرنے سے آگے مرنا)

## الیاس حقیقی

سچل سرمست کا دریائے فص ہمیشہ جاری رہا اور اب  
بھی جاری ہے۔ انکے حود و عطا کے بحر نے پایاں سے کٹی  
سالک و طالب نہرہ ور ہوئے جن میں = ۱۔ فقیر سالک یوسف  
۲۔ فقیر محمد یعقوب ۳۔ فقیر مسد دین شاہ ۴۔ فقیر محمد صالح  
۵۔ فقیر محمد صلاح سو ۶۔ فقیر مسد خیر شاہ ۷۔ فقیر  
غلام حیدر شاہ ۸۔ فقیر گہرام حموٹی ۹۔ فقیر عثمان چاکری  
۱۰۔ فقیر ہزہاشمس سر سر علی مراد خاں ڈالپور والی ریاست  
حیدر پور کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ یہ تمام سالک و طالب  
صاحب ولادت اور شاعر گذرے ہیں۔ ان میں سے بعض کے مسدیں  
اب بھی قائم ہیں۔ اسلئے آپکو الیاس حقیقی کہا جاتا ہے۔ معنی  
خود بھی طالب انکی خدمت میں رہا وہ لوہے سے مویا بن گیا۔  
آپ نے فرمایا ہے:

گر سخواہی مشوم واقف از این اسرار راز  
پس بکن یا صدق دل روئے بسوئے شاہ دراز





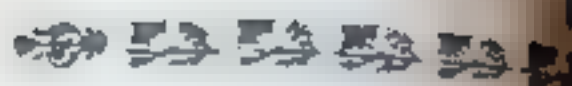
معنی: اگر تم چاہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے راز سے وقف ہو جاؤ تو فوراً صدق دل سے دراز شریف طرف آ جاؤ۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے:

طالب کسی نیست کہ آمد سوئے ما  
نا ز باغ۔ عشق گمرد۔ سوئے ما

معنی: ایسا کوئی طالب نہیں ہے جو میرے طرف آ جائے اور میرے عشق کے باغ کی خوشبو سے معطر ہو جائے۔ ایسا کوئی شاعر نہیں ہوا ہے جس نے اس طرح فیض عام کی دعوت دی ہو۔ ”سدا حیات“ شاعر اسکو کہا جاتا ہے جسکا فیض عام ہمیشہ ہر خاص و عام کے لئے جاری رہے۔

سچل سرمست کے بہشت سر سے سلطان العاشقین سراج السالکین حضرت سخی قبول محمد ثانی سچل سے ۱۸۴۲ ع میں پیدا ہوئے وہ محی العشق بن گئے آئے اور عشق کو ار سرنو زندہ کیا آپکے فیض و سخاوت سے ہزاروں لوگ بہرہ ور ہوئے جن میں سے ۱۔ سید خیر شاہ ۲۔ مہاں خدابخش فاروقی ۳۔ فقیر عبد الرحمان ۴۔ فسر ڈیل ساکن گدانا واہ بلوچستان کا اسم گرامی قابل ذکر ہیں۔ یہ سب صاحب ولایت تھے اور انکے مسدبن بھی اب تک قائم ہیں۔ اور ہندوں میں سے ایسر ہسر تھا جو صاحب بصیرت تھا ان سب کا ذکر کتاب ”دولہ درازی“ میں آیا ہے۔

سخی صاحب نے اپنے مریدوں کا ایک ٹولا بنایا تھا جسکا



ہم "حسینی ٹولا" ہے۔ ان مرحلوں میں یہ تھے انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ خدیوہ رسول بخش ۲۔ فقیر ہادی بخش ان دونوں کے عالی شان مصرعے شکارپور میں موجود ہیں۔ ۲۔ آغا غلام الہی صوفی ساکن شکارپور (حاضر صاحب آغا عبد الہی خان رٹائرڈ کمشنر کٹا بھائی) ۴۔ مردار بہادر محمد بخش کو حبی فقیر اکا عالی شان مصرعہ حمد آباد میں ہے۔ اور ناصر احمد علی فقیر یہ سب صاحب بصیرت اور شاعر تھے۔

اور ہمدستان کے اندر حسب ذیل طالبان حق تھے:

(۱) نعمت فقیر جسکے بڑودے میں چند مرید تھے۔  
(۲) بابو کشید فقیر کے بھی ہمیشہ میں چند مرید ہیں۔  
(۳) موحید گہادی فقیر مار۔ اٹل لا حو ہمیشہ میں رہتے ہیں، اور اب تک زندہ ہیں انکے بھی بہت مرید ہیں۔ انکے مریدوں میں سے میں کوئی ٹرویڈی سے ماہ انگلش رسالہ سام Life Eternal کی ایڈیٹر ہیں۔ وہ ایک اعلیٰ معیار کا رسالہ ہے ایڈیٹر صاحب مہربانی کر کے مؤلف کو بھی باقاعدہ رسالہ بھیجی رہی ہے۔ مرشد ہو تو ایسا ہو۔

سخی صاحب نے ۱۹۲۴ء میں وفات کی۔ انکی سوانح حسرت مؤلف نے قلمبند کی ہے۔

دعوت عام از بیکر ٹولڈ

۱۸۳۔ گر بجوای، حصہ گیرم روہ عبد الحق درار  
در کشاید دل دماغت سوئی ان نثار باش



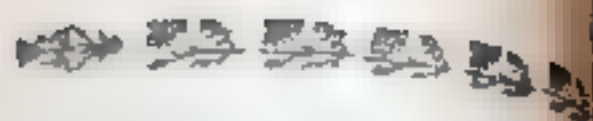
معنی: اگر فیض حاصل کرنا چاہتا ہے تو حضرات پر  
عبدالحق کی خدمت سے دراز شریف حاکم حاضر ہوا  
تاکہ تیرے دل و دماغ کو روشن کر دے۔

۱۸۴ تا سو بدھ سالہ عشق را ای طالبا  
دائما از شد او در ہر مکان بخمار باش

معنی: اور تجھے نادمہ عشق کا جام بلا دے اور پھر تو  
جہاں بھی جائے ہمیشہ اس سے کسب میں مشغور ہو۔  
اسکے علاوہ خاص قابل توجہ حقیقت یہ ہے کہ درگاہ دراز  
شریف میں بصراط اور بہشتی دروازے سے ہوئے ہیں جس  
کمانے پر فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص اس بصراط سے گذر  
جائے گا انکو آگے وائی بصراط سے بحال ملے گی۔ اور جو بھی  
شخص اس بہشتی دروازے سے اندر جائے گا وہ حقیقی بہشت  
کا مستحق بن جائیگا۔

## سچل سرمست عالمی شاعر

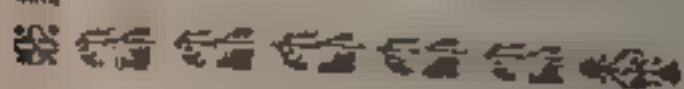
دیگر شعراء نے صرف سنی مسنون، ہر رات چھو، جام اور  
نوری کا تعارف کرایا ہے اور انکی شاعری اور انکا عدم بہت  
تک محدود ہے۔ لیکن اس عالمی شاعر کی شاعری لا محدود  
ہے اور اس نے دنیا بھر کے عشاق اور شعراء کا تعارف کرایا  
ہے اور انکی اسست تمام عام کے عشق کے ساتھ یکساں ہے  
اسی طرح انکی دیگر تصنیفات مثلاً گداز نامہ میں ہمالہ پہاڑ  
کا ذکر ہے اور مشوے رہر نامہ میں غزنی، ناز شہر، قواں



شہر اور ملک شام کے بعض شہروں کا ذکر ہے اور مشہور  
وصیت نامہ میں حملہ انشاء اور اولیاء کا ذکر ہے۔ اسکی علاوہ  
حسب ذیل عشاق کا ذکر ہے۔ انشان سرخی، سہلول، شیخ  
حسد بغدادی، شیخ شلی، منصور حلاج، شمس تبریز، مولانا حامی  
مولانا رومی، شیخ فرید الدین عطار وغیرہ۔

اسکی علاوہ آپ نے اسے دیوان آشکار میں حسب ذیل  
عشاق کی فہرست اور انکی کارنامے دکھائے ہیں۔

- ۱۔ در دو عالم بادشاہ عشق سار آمدہ  
گہ بہ برہمن گہ نہ مسلم۔ گہ بکنار آمدہ
- ۲۔ نعرہ انا الحق زدہ منصور بر سردار شد  
تغ عشق ناگہان بر شہیخ عطار آمدہ
- ۳۔ یا کہ از لاہور سرحد رفت و در دہلی رسید  
سر برآمدہ ز خود بکار برار آمدہ
- ۴۔ در طریقہ عاشقی۔ صدعان رفت حوشت  
کرد سحر بر طرف۔ در زیر رنار آمدہ
- ۵۔ شاہ شرف الدین ولد۔ ابو علی سردار عشق  
یار قاتل او بمن۔ از ملک تاتار آمدہ
- ۶۔ ذبح الدین کرا و عبداللہ ہر دو ہر دو یار  
فل گشتہ آن نزم۔ عشق در کار آمدہ
- ۷۔ عشق سلطان واقع۔ با شمس دیویز چہ کرد  
ہوست از جسم جدا کردہ بدیدار آمدہ



۸- در خراسان بود سائق۔ نام عداد الخاقانی  
او در مجموع علماء دان گرفتار آمده

۹- خواجہ ابوالعباس۔ نامصور بوده عرفی  
مدرس میدان عشق۔ یار با دار آمده

۱۰- شایخ بکل بود در عداد شاگرد حلاج  
دست شست از رنگائی۔ سر در آور آمده

۱۱- صوفی نشاء عنایت در سواد سده بود  
او ر شمشیر عشق۔ سر بگوینا آور آمده

۱۲- من کریم من رحمہ۔ نشاء کرہل دم زده  
آشکار من کم۔ او خود اقرار آور آمده

فہرست عشاق اور انکے کارنامے

## کلام سنڌي

۱- آء عشق نلي ڪري آئن تون

نڪهن مرل ني بهجائس تون

۲- سرهون ڪي ڏسي لت ڪهاڻي

سوليءَ تي منصور چڙهاڻي

شبح عطار هو سر وڏائي

هاڻي هندي پنڌ بهجائس تون

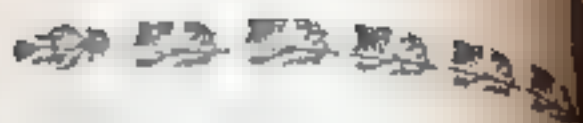
۳- ڏکريا ساڻ ڪرب چراڻي

يوسف ڪي سحر کوه وڃاڻي

شمس ملر حي هان ماراڻي

عاشق ٿو آزمائس تون





۳۔ حشو کمر صانعان و جہاںی

ہلی شاہ کی ذبح کراشی

جعفر کی دریاہ بہ-وزاٹی

ن کی بار لگھاشن تون

۴۔ گھائی پر ہلاول سرائی

غذایت شاہ میدان ماراٹی

کرہل کی عن حکم ہلاشی

قدروہ کتہ کسٹن تون

۵۔ قاسم درن سان ماراٹی

ہوسی کی بہ سہاگ ویاٹی

اکایداس کی تعزیر ڈوارٹی

سو اچ ساگیو آئین تون

۶۔ ساچل سندھ پتہ پچاٹی

گھورنوں پھر حو سر گھماٹی

سہر واری نو گاہہ گاہاٹی

عاشق بی فرمائیں تون

سارے سند کے اندر عشاق کی نشست میں صرف شاہ عیادت

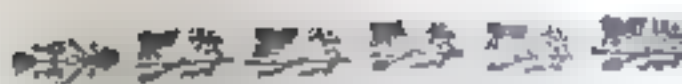
صومہ ک نام دکھایا گیا ہے۔

وراڈ اسلامک ہسٹری بڑھے والا طلباء بھی اتنے اسمائے

گرامی انہیں بڑھے ہونگے۔ سرمست ک علم و فہم قابل تعریف

ہے، اتنا عدم کسی اور شاعر کو نہیں ہو سکتا، افسوس کی





بات هر که بعض سدهوں کو اس فخر سده شاعر کی قدر  
نہیں ہے۔

کئی خسان داسد این اشعارها ( آشکار )

معنی: احمق لوگ کسا جان سکے ہں۔

## حالات دنیا

چند اہمات از دیوان آشکار

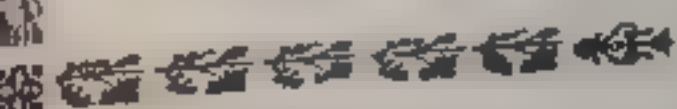
- ۱- محس حاکمان را دیدم۔ موحہشی عمان را دیدم
- ۲- بر عربیان طہم صد تعدی۔ حکمرانی شہاں را دیدم
- ۳- شہر گداؤ گداؤ سلطان بند۔ گردش این زمان را دیدم
- ۴- حافظان ورد حواں بی عمل اند۔ بیخبر قاضیاں را دیدم
- ۵- ہم اشراف در غم و اندوہ۔ خرسی با کساں را دیدم
- ۶- ہر کسی بردروغ بست کمر۔ راسی اہرواں را دیدم
- ۷- بردر۔ حاکماں خراب و خجل۔ زاهدان علداں را دیدم
- ۸- دہر دسا دون سرگردان۔ روز شب عالماں را دیدم
- ۹- پسر جنگ نا پدر دارد۔ بی ننگ و نشان را دیدم
- ۱۰- چہ اکابر چہ مردماں اشراف۔ رحمت یاساں را دیدم
- ۱۱- نیست آزاد کسی ز حرص و ہوا۔ منلا ہر کساں را دیدم
- ۱۲- آنکہ ہماز بود ہم محس۔ بسوختے ہماں را دیدم
- ۱۳- مسلمان و مومناں نیست کساں۔ قتل شد کشگاں را دیدم
- ۱۴- از ہوائی زمانہ در امن است۔ در ہر مغاں را دیدم
- ۱۵- عافیت می رسد بکشور سده۔ صد زبان حمریان را دیدم
- ۱۶- آخرین وقت "اشکار" شد۔ ہم نہاں و عمان را دیدم





## ترجمہ

- ۱۔ میں نے حکام کی محفلوں میں۔ موتیوں کو رلتے دیکھا ہے۔
- ۲۔ میں نے بادشاہوں کی حکمرانی دیکھی ہے۔ کہ غریبوں پر سو طرح کے ظلم توڑتے ہیں۔
- ۳۔ میں نے گریہ کرنے والے بادشاہ کو فقر اور فقر کو بادشاہ بنتے دیکھا ہے۔
- ۴۔ میں نے حافظوں کی بے عملی اور فتنوں کی بے علمی دیکھی ہے۔
- ۵۔ میں نے نا اہلوں کو حرش خرم اور اشراف کو عمیقین دیکھا ہے۔
- ۶۔ میں نے دیسی رہسائوں کی سچائی کو بھی دیکھا ہے۔ ہر ایک نے جھوٹ پر کمر باندھی رکھی ہے۔
- ۷۔ زاہدوں اور عابدوں کا یہ حال ہے کہ اپنے غرض کیلئے حاکموں کے دروازے پر حاتمے ہیں اور خراب و خوار ہوتے ہیں۔
- ۸۔ عالم رات دن دساوی اخراجات کے پیچھے سرگردان ہیں۔
- ۹۔ بے حسائی کا یہ عالم ہے کہ بیٹا باپ سے برسرِ پیکار ہیں۔
- ۱۰۔ پاسان کی بے مروتی دیکھی کہ اس نے اکابر اور اشراف کو بھی احارت نہ دی۔
- ۱۱۔ کوئی شخص بھی حرص و ہوا سے آزاد نہیں دیکھا۔



۱۲۔ زمانے سے بیوفائی کا یہ حال ہے کہ ہمارا اور ہم مجس بھی بیوفا نکلے۔

۱۳۔ مسلمانوں اور مومنوں میں قوت ایمانی نہ رہی۔ انہیں حلیہ کفار کے ہاتھوں سے قتل ہوتے دیکھا۔

۱۴۔ ایک پر مغال کا ہی دروازہ ہے۔ جہاں مکمل امن و امان دیکھا۔

۱۶۔ آخری وقت ”آشکار“ (طاہر) ہوا۔ محنتی اور طاہر کو بھی میں نے دیکھا۔



## سچل سرمست دین الاقوامی رہبر

سچل سرمست نہ صرف مسلمانوں کا مرشد ہے بلکہ ہندو کا بھی تسلیم شدہ رہبر ہے۔ سیدہ میں ہزاروں کے تعداد میں ہندو بھی آپکے مرید ہیں۔ اب بھی انکے عرس میں شریک ہونے ہندستان سے ہندو مرد اور عورتیں انکے مزار شریف پر آتے ہیں اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں آیا ہے ”الصلح خیر“ (پارہ ۵) صلح بہتر ہے۔ اس قرآنی فرمان سے مطابق یہ عاشق الستی رب العالمین کی مخلوقات ہندو، مسلمان، گس، کرسن سب کیلئے صلح اور امن کا علمبردار ہے۔ اس سلسلہ میں انکا کلام پیش کیا جاتا ہے۔

### ہندی کلام

- ۱۔ فرق کمر اسلام نہ کوئی۔ چاٹ اھوٹی چاٹن  
کافر مومن ہکو ہکا غر نہ عاری آٹن  
کل شیء و هو اللہ سپ صورت ہک سجائیں
- ۲۔ رام رحمہ ہکو ہک سمجھن۔ موج محبت مائیں  
کافر مومن گس بزارو۔ عس گماں نہ اٹن  
خلق الانسان علی صورتہ۔ چول اھوٹی چاٹن  
مان سون صورت ساگبی سچن۔ حی تون بان بچاٹن

معنی: ۱۔ کمر اور اسلام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ تم یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لو۔ کافر اور مومن ایک



ہیں تم اور خیال ایسے دل میں مت لائو۔ قرآن مجید میں آیا ہے  
کہ اللہ ہر چیز میں موجد ہے اس لئے تم ہر انسان کو ایک سمجھو

۲۔ رام رحیم ایک کا نام ہے۔ تم اسے دل میں محبت  
پیدا کرو کافر، موس، گجر اور نصارا انکے ہی ہیں تم اسے  
دل سے غیر خیال دور کرو۔ کیونکہ قرآن پاک میں آیا ہے کہ  
اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر انسان کو اسی صورت کے مطابق  
پیدا کیا ہے۔ اس لئے یہ سب انکی صورت ہیں، سچل نے فرمایا ہے  
کہ اگر تو ایسے آنکو پہچان سکتے ہو تو تم اور ہم ایک ہی  
صورت ہیں۔

حافظ شراری کا شعر اس سلسلہ میں درج کیا جاتا ہے:

حافظا اگر وصل خواہی صلح کن یا خاص و عام

یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام۔

معنی: اے حافظ اگر تم اللہ کا وصل چاہتے ہو تو

ہر عام و خاص کے ساتھ صلح کرو۔ اور مسلمان کے ساتھ

اللہ اللہ کرو اور ہندو کے ساتھ رام رام کرو۔

## از غزل بحر طویل

از حدل و جنگ سود حاصلت یک ذرہ۔ ۱۴۹۔

مرد شو یا صلح دم ہی ہمجو زن آنکار ناش

معنی: تجھے لڑنے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ لہذا عورتوں

کی طرح جھگڑا نہ کر بلکہ مردوں کی طرح صلح سے  
کام لے۔

۱۵۰۔ خاف کن چندان کہ - گمانہ شود ہمدجو غلام

برد اعالیٰ تانہ ادنیٰ با عزت سوار باش

معنی: او گوں کر ساتھ اچھا ساوک کر، تاکہ سگانی  
بھی اسے بڑ جائزہ اور ادنیٰ خواہ اتالی کیے نزدیک عرب  
اور وقار حاصل ہو۔

۱۵۱۔ خبر الناس آن شہر و رند ہر ہر

گ نما در حلق سسدہ آن بار ہر

معنی: حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دن  
سب خلق خدا کے بہتری کو ملحوظ رکھتا کہ اگر تیرے  
بھی دنیا میں رہتے ہوئے انکر پیش قدمی چلنا چاہئے۔

۱۵۲۔ حلق داری چوں محمد با ہم کہ دلی

تا شہد تعریف تو چوں طوطا المستار باش

معنی: اگر تجھے میں خلق محمدی ہر تو سب کے  
ساتھ محبت ہے پیش آ، تاکہ سب لوگ تیری تعریف  
میں رطب المسند ہو۔

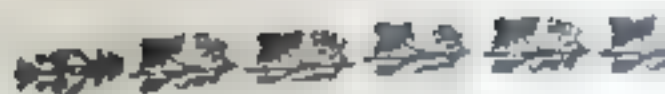
۱۵۳۔ از دوستی گامی نسی مدعا دیدار حق

چون حداد رہم دنیٰ اندر نہ گوار باش

معنی: اگر ال - دوستی رکھتا ہے اللہ کا دیدار حاصل  
نہیں کر سکے گا تو ہر چیز کو اللہ کے منہر سمجھو۔

۱۵۴۔ ہمدجو صوفی در حق دانندہ شو تک ذات را

کہ تعصب کار کافر نو ہم انفسار باش



معنی: صوفیائے کرام کی طرح ہر چہر کو اللہ کی  
ذات کا مظہر سمجھ کینہ اور تعصب کافروں کے کم  
ہے۔ تو سنکھانہ بن تریاق بن۔

۱۶۵۔ سو بسو حیران مشو بہر دنیا اے نا فہم

سمخت فقرا مع از حاکمان بہ کنار ناش

معنی: اے نا سمجھ دنیا کی خاطر ادھر ادھر مارا مارا  
نہ پھر اہل فقر کیلئے حکام کے دروازے پر حائی کی  
سمخت سماعت ہے۔

## از دیوان آشکار

جنگ نا مردان چہ داری جنگ کن یا نفس خویش  
را ششاس در رحمت۔ رحمان در آ

معنی: آدمیوں سے لڑائی کرے کے بجائے تم اپنے سرکش  
نفس سے جنگ کرو۔ اپنے نفس کو پہچان اور اللہ کی رحمت  
میں داخل ہو۔

امن کا علمبردار یہی ہو سکتا ہے۔ کاش! اگر خلق خدا  
اس مرد مجاہد کے کہنے پر عمل کرے تو ملک کے اندر  
تمام فساد و فساد مورا ختم ہو جائے۔





## سچل سرمست (صاحب حال و خیال) کافی سرائیکی

ترجمہ بند: مس تو کوئی خیال آہیان۔ پسان نال خیال دے

۱۔ رہد عبادت تقویٰ طاعت۔ آہن کم کشل دے

۲۔ فکر اہس وچ فنی تہوس۔ وبکس حور جمال دے

۳۔ یس سرل اھے و بس۔ صاحب حوالہ دے

۴۔ مس دیدار دیدار مس وچ۔ پھریم وین وصال دے

۵۔ ”سچل“ سچ ابدا ظاہر۔ اِلا کان قتال دے

اس قلم سحر کے تاجدار شاعر کے اشعار کی اعلیٰ و

بارک خیالی سے معلوم ہوتا ہے کہ ذات پاک حمال ہے اور

حمال کے ذریعہ سے مل سکتا ہے۔ یہ کائنات حمال پر حاوی

ہے اور خیال ہی کار فرما ہے۔ بید مس خواہ بیداری میں

اٹھے بٹھے خیال کا بحر سکران جاری ہے۔ انسان کا

دار و مدار خیال پر ہے۔ سزا اور حرا بھی خیال کے مطلق ملتی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

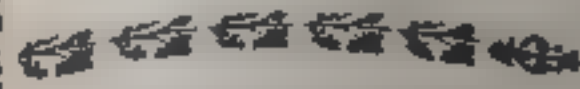
”الاعمال بالسلات“

معنی: اعمال کا در و مدار سبت پر ہے۔ ایک دوسری

حدیث شریف میں آیا ہے:

”لاصوات الا بحضور القلب“

معنی: وہ نواز نہیں ہے جو خیال سے نہیں پڑھی جاتی ہے۔



کسی فارسی شاعر کا شعر ہے:

بر زبان الله الله - در دل گاؤ خر

ایں چمن تسبیح کثیر دارد اثر

معنی: اگر زبان پر الله الله ہے اور دل میں گاؤ و خر  
تو اس ذکر اذکار سے کیا فائدہ ہو گا۔

آخر ساری رات سبحان کو جاگ کر یاد بھی کر دے، مگر  
وہ یاد نہ رہے۔ پس تو اس یاد سے کیا فائدہ ہو گا۔  
اس لئے سرمست فرماتا ہے:

### سدا ہی شعر

جاگش آہی حمال - نہ تہ آہی باز پرین حو

سمجھی کہ سمجھ نہ چوی۔ ہیء ہادیء وارو حال

حی ماضور کن خمال۔ تہ سمجھ مان شی سدا پوی

معنی: اس طرح جاگا نہکار بات ہے اور نہ سمجھتی بات  
ہے۔ سچل سرمست فرماتے ہیں کہ یہ بات سمجھنا عام لوگوں  
کے فہم سے بالاتر ہے، اگر تمہارا حمال ٹھیک ہے تو سوئے  
سے بھی تمام بات کا عام ہوا ہو گا۔

اور فرماتے ہیں:

کلمی مونکی کن کو مورؤن مسلمان

نکی احمد موکلو عرب کان ایمان

”سچل“ آہی سبحان۔ بر عالم لبکی آدمی۔

معنی: میں کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں ہوا ہوں،  
نہ تو احمد مجھ سے عرب سے ایمان بھیجا ہے۔ میں  
خود سبحان ہوں، لیکن آدمی مجھے آدمی سمجھتے ہیں۔





اور فرماتے ہیں:

ماہِ کمان تہِ مشرکِ سان۔ کچان تہِ کافر

ابھیءِ واٹھی ور۔ سمجھی کو "سچیتہ" چوی

معنی: اگر میں صبر کرتا ہوں تو مشرک بھاتا ہوں  
اور اگر اظہار خیال کرتا ہوں تو کافر بن جاتا ہوں۔ یہ معنی  
کوئی خاص آدمی ہی سمجھینگا۔

سچل سرمست فرماتا ہے کہ مہری باتیں عام لوگوں کی  
سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ مہری باتیں خاص آدمی سمجھ سکتے  
ہے ہی سبب ہے کہ سیدہ کے اندر کسی سکول اور کالج میں  
"سچل سرمست" کا دن نہیں پایا جاتا ہے۔ سرمست کا کلام  
لڑکے کسی سمجھ سکتے ہیں۔

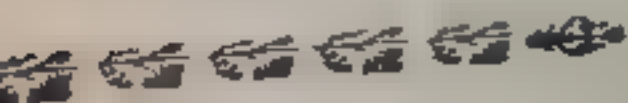
سرمست کا کلام اور سکول کے لڑکے یہ دو منضاد  
حروف ہیں۔

"کئی خساں داند ابن اشعارہا"

معنی: احمق لوگ کسی میرا کلام سمجھ سکتے۔

## سلسلہ خیال

سچل سرمست نے مشہور تارنامہ میں ایک مسلسل خیال  
پیش کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ رات میں بتخانہ کے طرف  
جا رہا تھا وہاں سے ایک مستانہ دیکھا جو ستار بجا رہا تھا۔  
ستار کی آواز نے مجھے مدھوش بنا دیا، جب میں ہوش میں آیا  
تو میں جا کر ستار کے پاس سے بوجھا تبھی یہ درد کہاں سے



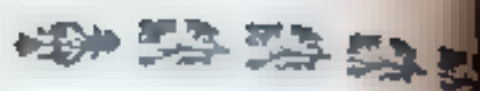
ملا جسے تو فرار کو دیوانہ بنا دیا ہے تار نے جواب دیا کہ  
 درد میں نے بڑی مشقت سے حاصل کیا ہے۔ میں لوہے کی  
 صورت میں تھا۔ کان ۔ نکلا۔ آگ میں تپ رہا ہوا  
 سے ٹھنڈا تب جا کر تار کی شکل میں آیا۔  
 یہ نہایت عجیب و غریب نسلی سان ہے جو بڑھے  
 کے قابل ہے۔

## کافی

ترجمہ: ایک دن بازار میں۔ میں دیکھا عجیب تماشا  
 طبلوں کے ہاتھ میں تھا۔ بلبل ایک دجارا

- ۱۔ بر و بال رشتے سے۔ اسے کہا تھا مجھ سے  
 تڑپ سے وہ نہ چھوٹی۔ کرنا ہوا لک بکرا
- ۲۔ ہم حال اسکا پوچھا۔ کہہ بدلا ہم سے  
 کس حال آ پڑا ہر چھوڑے چمن ہارا
- ۳۔ ہس ہس ہم سے گویا۔ اے بخیر برہ سے  
 عاشق جو کوئی ہو یا وہ حال ہے ہمارا
- ۴۔ دم عشق جسے مارا۔ اس گل پڑی ہے گاری  
 سر جان صدق سخن پر۔ ”سجل“ سریر سارا

رشتے سے = دعا کیے سے۔ چمن سول = مجھے۔ گل پڑی ہے  
 گاری = اس کے کندہ میں۔



## سچل سرمست

(الہامی کلام)

اس سے پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ سرمست روز الست کا  
بھی کلام ہے وہ بخودی اور وحد کیے حالات میں کہا  
جائے۔ اس کے باوجود آج کے چند اشعار اس مضمود پر  
ب ذیل لکھے گئے ہیں:

### از مثنوی قار نامہ

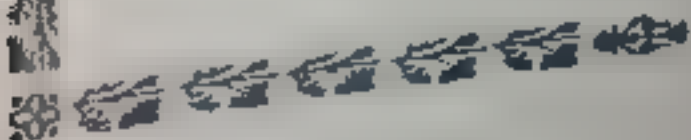
بار گوید باز گو از مثنوی  
چند ایات از سر معنوی  
من نمی گویم۔ گویا او بود  
من نمی حورم۔ حور او بود

بار کہا ہے کہ پھر لچہ سان کرو  
اور چند محلی راز اطہار کرو

میں نہیں کہا ہوں۔ بلکہ کہے والا وہ ہے  
میں تلاش نہیں کرتا ہوں۔ بلکہ تلاش کرنے والا وہ ہے۔

### از مثنوی رہبر نامہ

کست همان کس کہ سان میکند  
سر از اسرار عیان میکند  
گویدہ اوست نہ گویا مم  
حویدہ اوست نہ حویا مم





۳-

این سخن و حروف نشاند از ما

گویا اوست بشو اے فتا

معنی: وہ کہن ہے حو سان کرتا ہے؟

وہ کون ہے حو پوشیدہ اسرار ظاہر کرتا ہے؟

۲-

کہنے والا وہ ہے۔ میں نہیں ہوں

تلاش کرنے والا وہ ہے۔ میں نہیں ہوں

۳

یہ الفاظ اور حروف میرے طرف سے نہیں ہیں

میرے لئے! سو، کہ کہہ۔ ولا وہ ہے۔

## از مثنوی راز نام

۱-

نام می گویم تو با حکم او

سرہا اسرارہا اندر او

۲-

بست خیال ار ما۔ ارادہ بار بود

تا کہ بر روم۔ در معنی کشود

۳-

گنہ شد این نام در آخر زمان

نا شود پیدا او اسرار نہاں

معنی: یہ نام میں انکے ہی حکم سے بیان کرتا ہوں

اور انکے ہی حکم سے پوشیدہ اسرار ظاہر کرنا ہوں

۲-

میرا یہ خیال نہیں ہے۔ یار کا ایسا ارادہ ہے

کہ میں اسکے تمام رموز ظاہر کروں۔

۳-

میں یہ نام اس آخری وقت میں ظاہر کر رہا ہوں

کہ اسکا معنی اور پوشیدہ اسرار ظاہر کروں۔



## از غزل بحر طویل

۲۵۰۔ در حضورِ برمد منظور شد حملہ کلام  
از خدا ہشت آفرین شد بر ہمیں اطوار باش

معنی: سرے سرے مرشد سے حضور میں میرا تمام کلام مقبول  
ہو چکا ہے اور بارگاہِ ایزدی سے بھی اسے قبول عام کا شرف  
حاصل ہو گیا ہے۔

اس بنا پر آپکا تمام کلام الہامی ہے اور حقیقت سے طرف  
رہنمائی کرتا ہے۔





## سچل سرمست سرتاج الشعرا

سچل سرمست کی شاعرانہ خوبیاں اور روحانی فضائل کتاب ”دولہہ دراری“ میں واضح طور پر درج کئے گئے ہیں۔ اسلئے اس کتاب میں چند مختصر باتیں لکھی جاتی ہیں:

۱۔ سچل سرمست کا کہ نام الہامی حسرت رکھا ہے، کیونکہ وہ بخودی اور وحد کے عالم میں کہا گیا ہے۔ ایسا کسی اور شاعر کا کلام نہیں ہے۔

۲۔ سچل سرمست کا کلام نو لاکھ چھتیس ہزار چھ سو چھتیس اشعار پر مشتمل ہے۔ اتنا کسر کسی اور شاعر کا کلام نہیں ہے۔ اور اتنی خوبیاں کسی اور شاعر کے اشعار میں نہیں ہیں۔

۳۔ یہ کلام سب زبانوں میں کہا گیا ہے۔ یہ حوی بھی کسی اور شاعر میں نہیں مل سکتی۔

۴۔ سچل سرمست کے کلام میں جو خاص، قابلِ توجہ اور قابلِ تعریف حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے اشعار دوسرے شاعروں کے اشعار کی طرح صرف کافی اور ابس تک محدود نہیں ہے سرمست کا کلام لامحدود اور حسبِ ذیل اصنافِ سخن میں موحود ہیں۔

کافی، ایات، غزل، مولود، مرثیہ، مہِ حرفی، مشوی، جھولس، گھڑولی، فرد، رباعی، ریختہ، مسدس، مخمس، مستزاد، عرضیکہ، ہر صنفِ سخن میں موحود ہے اور کوئی بھی پہلو



نشہ رہے نہیں دیا ہے۔ شاعر کے کمال میں کیا یہ سن ثبوت ہے  
 یہ خوبی کسی اور شاعر کے اشعار میں نہیں مل سکتی۔ اس  
 بنا پر اگر اس اقسام سخن کے قاحدار اور قادر الکلام شاعر کو  
 ”سرتاج الشعراء“ کہا جائے تو یہ نہ تو مانع ہو گا اور نہ  
 خلاف واقع۔ چند ایسے شاعر ادیب ہیں جن کو یہ خسر نہیں  
 ہے کہ عظام العراتب شاعر میں کون سی خوبی ہو سکتی ہے۔  
 اور فرد، رباعی، رباعی، مسدس اور مسرود جو شاعر اعظم کے ہیں  
 کہ سن ثبوت کہا جاتا ہے۔ وہ کس بلا کا نام ہے انکے رہبری  
 آپٹے مخمس اصناف کے چند نمونے دکھائے جاتے ہیں۔

### فرد (دو مصرعوں کا بند)

۱۔ آشکارا ”نحن اقرب“ گنت یار

از رگ۔ حان شد قریب غم مدار

۲۔ ”آشکارا“ یار تو دور بسب

چشم بکشاس کہ او مسور بسب

معنی: (۱) اے ”آشکارا“ یار فرماتا ہے ”و نحن اقرب“

الند میں حیل الوریڈ“ یعنی تحقیق میں شاہ رگ سے بھی

ربہ قریب ہوں۔ اسٹے تم غم مت کرو۔

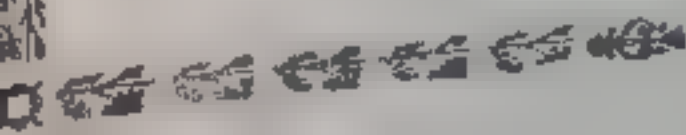
(۲) اے آشکارا یار تم سے دور نہیں تم آنکھیں کھل

کر دیکھو تو تم سے پوشیدہ نہیں۔

### رباعی (چار مصرعوں کا بند)

حافا آن شراب ادگوری

ماحوام کروست صدوری



لازوال است آن مٹی وحدت  
آن دنو شان رعم ر محہوری

معنی: اے ساقی میں وہ ازگوری شراب نہیں مانگا  
کیونکہ انکے پیسے میں دوری ہوتی ہے، کیونکہ وحدت  
کی شراب لا زوال ہے۔ محہر وہ بلایا تو حدائی سے  
نجات دلائے۔

### مخمس (پانچ مصرعوں کا بند)

حز حمایت تو مرا کس بار دست  
ہمچو من اندر حہاں بد کار نیست  
کردہ ام از حرمہا روئے سیاہ  
تو بیمارری کن عفو مارا گما  
جملہ عالم تا مرا بد کردہ است

معنی: آپکے سوائے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اور مجھے جیسا  
دیا میں کوئی خطا کار نہیں ہے۔ میں اپنے گناہوں  
کے وحہ سے رو سیاہ ہو چکا ہوں۔ ساری دنیا مجھے برا  
کہہ رہی ہے۔

آپ اپنے عفو و کرم سے مجھے بخشدیجئے

### مخدس (چھ مصرعوں کا بند)

وہو معکم اقرار است کلمہ آن حق اعتبار است  
کم از سر بیانی۔ بعدہاں عین عبائی  
نود شک و گمانی۔ بود اسرار نہانی

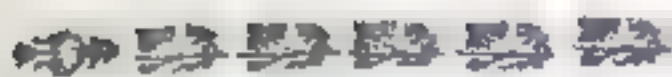
معنی: وہو معکم کا اقرار ہے۔ اور یہ کلمہ حق قبل اعتبار  
 ہے۔ میں ایک ایسے راز کو دنیا کے سامنے بے نقاب  
 کر رہا ہوں جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔  
 اور واقعی یہ ایک پوشیدہ راز ہے۔

### پایختہ (دو مصرعوں کا علاحدہ بند)

- بہتر ہے ایسی زندگی ر عشق ہے شرمندگی  
 ۱۔ جسکو سحر کا درد ہے۔ روت اسکی زرد ہے  
 اس اس جگت سوں سرد ہے۔ صف عاشقاں کی مرد ہے  
 ۲۔ عاشق وہی جسے غم ہوا۔ دونوں جگت یکدم ہوا  
 دن رین اسے مام ہوا۔ اکھیاں کوں اب آگم ہوا  
 ۳۔ عشق عجب توب ہے۔ نا کشف کرامات ہے  
 تقویٰ نہ کوئی نات ہے۔ جس میں نہ رجوعات ہے  
 ۴۔ بڑھا سارا بدنام ہے۔ دامن سے کلی کام ہے  
 نا صبر یا آرام ہے۔ وہ وہ اسے ماتام ہے  
 ۵۔ باری برہ کا بار ہے۔ سر عاشقان سینگار ہے  
 ”چل“ کے سر خمار ہے۔ وہ عشق کا اسرار ہے۔

### مستزاد (ایک بڑا مصرع۔ ایک چھوٹا مصرع)

- ۱۔ آن بخت دل کہ اندروی غم نہ رہدہ۔ آن دل چہ خراب است  
 ۲۔ کرو درد یکی جرء صحت نہ چشمدہ۔ محروم شراب است  
 ۳۔ یک روز مرا یار بگمنا کہ کجائی۔ گفتم بتو ہسم  
 گمنا یہ ہم عمر درچہ ہوائی۔ گفتم بتو ہسم



گفتا کہ مرا از خود تو دور ندانی۔ گفتم برحق است  
گفتا بے قیاس بگدار از من و مائی۔ گفتم ز خود رسم  
معنی: (۱) جس دل میں درد نہیں ہے وہ دل بہرہ ہے۔ وہ  
دل خراب ہے۔ جس بے درد اور معیت کا اک  
نہ ہوا ہے۔ وہ حقیقی شراب ملیے سے محروم ہے۔

۲۔ ایک دن مجھ سے بار نے پوچھا کہ تم کہاں تھے۔ میں  
نے جواب دیا میں آپ کے ساتھ تھا۔ پھر فرمایا کہ تم ساری  
عمر کس خیال میں تھے میں نے جواب دیا کہ میں آپ پر  
عاشق تھا۔ پھر فرمایا کہ تم مجھے خود سے دور نہ سمجھ  
میں نے جواب دیا آپکا فرمان برحق ہے۔ پھر فرمایا کہ  
تم ”ما و من“ (میں اور ہم) والی بات دل سے یقین سے  
ذریعہ نکال دے یعنی اپنی ہسی کو حدم کر دے میں نے  
جواب دیا تو میں اس سے پہلے ہی آزاد ہو چکا ہوں۔  
یہ سمجھئے اور سوچئے کی بات ہے۔ سچل سرمست کا  
علم و ادراک، انکی سزل اور انکی شاعری دیکھو۔

### صنعت سوال جواب سرائیکی

۱۔ اک دن مرشد میں نوں آکھدا۔ مٹی دی ہمالی پوویں  
آکھم ایویں سائیں ایویں

۲۔ آکھس آپ سجاوں پاحھوں۔ ہمد مہول نہ ٹوویں  
آکھم اینویں سائیں ایویں

۳۔ اپنی ذات لکا ات پشین۔ تہڈا مطلب تیسیں کہوویں  
آکھم ایویں سائیں ایویں







۴۔ موتوا قبل انت موتوا۔ مٹی پچھاٹوں حبویں

آکھیں اینویں سائیں اینویں

۵۔ آکھیں ماریا حلاج نعرہ۔ سچل توں بھی مارے ایویں

آکیم ایویں سائیں اینویں

سید پایہ اور اعلیٰ مراتب شاعر سے اشعار کے کمال فن کا یہ ثبوت ہے۔ اگر تعصب کا چشمہ آنکھوں سے ہٹا کر دل سے انصاف کیا جائے تو سچل سرمست ہر نقطہ نظر سے سرتاج الشعراء ہونیکا مستحق ہے۔ قرآن پاک فرماتا ہے ”ان اللہ یحب المفسطس“ معنی تحقّق اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ لیکن سچل سرمست نے ادیبوں اور زاہدوں کے گروہ کی ذہنت دیکھ کر پہلے ہی ہشگوئی کی ہے، اور فرماتا ہے:

ایں سخن عشق است فشی شاعر ہست

کئی خصال داند این اشعار ہا۔

معنی: میرے یہ اشعار احمق لوگ کیسے سمجھ سکتے ہیں۔

ایں حقیقت ترا اثر نکد چونکہ ہستی تو ساکن بیشی

معنی: سری یہ حقیقت دم پر کوئی اثر نہیں کر پگی

کمودکہ ہم جنگلی لوگ ہو۔

چند گویم کلامی۔ ہم سازیم تمامی

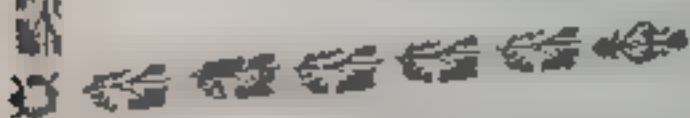
فہم نفہم پیاسی۔ خواص خواند نہ عامی

معنی: اس سے زیادہ میں کیا کہوں میں تو سب کچھ

کہہ چکے ہوں۔ تو میرے پیغام کو سمجھ۔ سرا یہ پیغام

خواص کے بڑے کے قابل ہے عوام کے نہیں۔

(وما عسا الا السلاغ)



## در ثنا پیر مغال

- ۱- ہر زمی پیر مغال ما را بیوشاند حام شد دلم آزاده آن دم از حلال و از حرام
- ۲- برد او آنجا مرا کالجا گاہ وی ثواب نہ کفر اسلام آجا نی جماعت نی امام
- ۳- نی در آنجا حسہ مند نہ بود اسم اندر آن در تصور آمدن این ار کجا باشد مقام
- ۴- این مقام حیرت و عرت بود پس اندرو نہ رکوع و نہ قیام و نہ سجود و نہ سلام
- ۵- این طریق عاشقی بگریں بجان اے آشکار تا ناسخی دادا تو اندرین لذت مدام

- ۱- حب پیر مغال نے مجھے شراب سے لبریز حام پلایا تو میرا دل حلال و حرام کی قید سے آزاد ہو گیا۔
- ۲- پیر مغال مجھے ایسی جگہ لگئے جہاں نہ گناہ تھا، نہ ثواب، نہ کفر اور اسلام تھا، نہ مصلحت اور امام۔
- ۳- وہاں نہ حسہ کی موحودگی کا احساس تھا اور نہ کسی مادی چیز کا نام و نشان۔ میرے سوچا کہ آخر یہ کونسا مقام ہے۔
- ۴- در اصل یہ حیرت اور عرت کا مقام ہے۔ اور غور سے دیکھو گے تو وہاں نہ رکوع اور قیام نظر آئے گا اور نہ سجود اور سلام۔
- ۵- اے آشکارا! تو عاشقی کے اسی طریقہ کو اختیار کر تا کہ تو ہمیشہ اس لازوال لذت سے بہرہ مند رہتا رہے۔

## ذکر تصوف

از حضرت سچل سرهست علیم الرحمت

طالب حق را باید که از صفات خود فنی شود بصفات الله  
باقی گردد و درخت خودی از سج بکند ن بربذات خود و در  
کن منظورات و تحلیات و احب الوجود مشاهده کند که  
قوله الله تعالی "هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن" اے عزیز  
طالب را باید که در کشی فاشست و بد اندک کشی فنا  
چپست یعنی لا اله س کل منظورات و معیومات از تحت تا  
فوق با ذات خود در لا کشد و در دریای هویت سر کند و در  
اثبات الاله غوطه زند تا به نفا برسد که قال الله تعالی شهد الله  
ار لاله الاهو و قاعده عدم بحس براین گونه است که چون الا  
بر هو آید هم موحودات را الاهو کند الاهو مید و در تصورات  
ربوبیت دل خود را بوستان گرداند و نمره محبت بچسد و روح  
خود را در انوار وحدانیت حلوه دهد و سر خود را در امرار  
ار الوهیت مستر گرداند و تاج احلاص بر سر نهد و کمربند  
حضور در میان سد و بر مرکب عبودیت را در دست گیرد  
و در میدان وحده اسپ بتازد تا در مقام احدیت رسد. قوله تعالی  
"کل هو الله احد". اے عزیز طالب را باید که دل خود را  
"آب توحید پرورش دهد و روح خود را در انوار ظهور حق  
سور کند و در دریای ضائع غواصی کند تا گوهر انسان سری  
و اد سره در دست آید. زیرا چه روح را حان می گوید و در  
حان میرست که آن را حانان می گوید و آن را که حانان  
میگوید آن مقام اراں محبوب است بلکه عن محبوب است.

بدانکه یاد کردن حق تعالی در سه ۳ نوع است، اول یاد  
 بزبان و یاد بدل و یاد بسر حدیث قدسی "ان فی جد ان آدم  
 لمضنفته و فی مصفیه قلب و فی القلب فواد و فی الفواد ضمیر سر  
 و فی السر خفی و فی الخفی اناء ای عزیز طالب را باید که شهر  
 شهوانیت ویران بسازد و غارت کند شهوانیت شهر نفسانی  
 را گویند، شهر معانی را شهر روحانی گویند. پس طالب  
 را باید که شهر روحانی را آدادان کند تا از نفس و شیطان  
 خلاصی یابد و ترک النفس حاصل کند و نجات دوئی را از  
 قلب زائل کند و کسوت یگانگی را بشوید و همیشه در شکر  
 مشایده حق باشد که قول الله تعالی "فانما تولوا فثم وجه الله"  
 و در اسرار پرده محبت داشتی در آید تا محرم راز و اسرار  
 محبوب گردد که قول الله تعالی "فانما تولوا فثم وجه الله  
 واسع علیم" وقال علی ولی الله کرم الله وجهه ماریت شیا  
 الادریتم الله فیه و مارایت شیا الا هو و یس فی الدارین غیر الله  
 و قال الله تعالی و الذین آهو اسد حبا لله.

غم بجائی دریای تلخ است که از آن دریگانه پیدا شود  
 و شادی ماسد دریائی شیرین که از و ماهی بیرون می آید  
 نکته

یاران وقت نوبهار پیش را بع بصری رحمت الله علیه  
 آمدند و گفتند که بیرون آئی تا صفت حق تعالی بینی. رابع  
 ایشان را گفت ای کوته سنا درون آئید تا صانع را بینید.  
 پس ازین معلوم شد که سفر طاهر صفت دیدن است و سفر صانع  
 دیدن است.

چون اسرار خویش می جی جمال محبت بارت  
چرا صفت نظر نالد نمودن روشی در کوشی

### بیت معنوی

گر ترا مادر برساند ز آب تو مترس اسه عالم ماصواب

۱. نقل است که کسی بنده بدک زهر شکم ما کمان برداشت  
هرگاه بچه از او پیدا شود همگی بسوئی دردی راهی می شد  
بعد ما کمان او را چندانکه حمله بار گردانیدن از آب کمرده  
هرگز باز نه گردیدند و در آب انداخته اند چنانچه "کل شیء  
رجع الی اصله".

۲- مریدی پیش مولانا شیخ سعید فاروقی رحمت الله علیه  
عرض رسانید که خدا را حسیم نیاقتم پس فرمودید "کجا هستی  
که بیافتی" درین یک حرف واقف اسرار گردید.

۳- روزی مولانا شاه عبدالرزاق رحمت الله از حضرت  
غوث الاعظم شیخ المشائخ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت الله  
علیه پرسیدند که شریعت چیست، طریقت چیست، حقیقت  
 چیست، معرفت چیست، فرمودند شریعت کمر در اطاعت حق  
 تعالی سستی طریقت از خود گذاشتن حقیقت خود را با خدا پیوستن  
 و معرفت در هر دو جهان بدان ذات پیداشتن، پس طالب صادق  
 را باید که عمل فرمود مذکور را سکار نرند طالب و مرید را  
 باید که معنی این در دل دانسد و خیال را جمع بخاطر کرده در  
 مراقبه نشاند انشاء الله تعالی مرغ جمعیت ندانم او حواهد آمد  
 فرد: قادر روحی مرید و عو علم هو سمع هر عصر و هو کلام.





۴- ک عزیز قلب را ۳۰ مرتبه ۳۰ مرتبه سخت کند. یکی سیار خواب دوم سیار طعام سوم سیار کلام.

۵- از حمید بعدادی رحمت الله علیه پرسیدند که دل کث خوش شود گفت آنوقت که خدا در دل بوده.

۶- نفس نتوان کشت الا با سه چیز خمر خاموشی شمشیر جوع نرسه تنهائی ترک حجوم.

۷- در کتاب بحر العلوم آورده است که عمر پشه ۳ روز عمر مگس چهار روز عمر ملخ یکسال عمر مورچه و گزدم پنجه سال عمر نور ۹ سو سال عمر زاغ و کجشک هزار سال.

## در بیان ذکر پاس انداس

کلمه لا اله الا الله نام فرو گذارد و کلمه لا اله الا الله بالا کشید و دم داکر گردد و در فرو گذاشتن و بالا کشیدن نظر بر ناف دارد و از آنجا داکر گردد ده دست به حرکت زبان دم داکر بود. چندان ذکر کند که دم داکر گردد و مستغرق ذکر بود ذکر حیات گردد و در بیداری و خواب داکر بود پاس انداس حاصل شود و ملاحظه و واسطه رعایت کند این ذکر را باران محمد مهدی می کند هر پاس انداس بمحودم مشغول شود و دم سازی کند دم را بقوت بالا کشد و بمغز رساند چون تنگی نفس شود دم آهسته بگذارند چنانچه احساس آن دم نمود و این را تسکین دهد و امواج نام تعلق نمیشد دارد چون حرارت دم بمغز رسد می گداخته در وجود آید و محشم نگردد و چون دم فروید و ناله نام حیات جمع گردد شود و یک گردد که



مجمع البحرین ارشادت بدان دارد و آن مقام آنجانب است آنگاه  
روحانی گردد و عالم خیر و شر پیش آید و علم لدنی و علیمان  
میران علما روشی بکشاید و عمر دارد گردد و با خیر علم السلام  
ملاقات شود صاحب تصوف و صاحب رورگار گردد درین کار  
ترک همه و تحرید تعزیر شرط است و ذکر پاس انعام ذکر  
شرف برکت عظم دارد و ذاکر عارفانہ خدا است۔



تم حمہ:-

## ذکر تصوف از حضرت سچل سرمست

طالب حق کو چاہئے کہ اسی صفات کو فنا کر کے اللہ  
کی صفات گیر ساتھ باقی ہو جائے اور خودی کے درخت کو  
حڑ سے کھود ڈالے تاکہ اسی ذات اور حملہ کائنات میں اللہ  
کی تجلیات اور نظاروں کا مشاہدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کا  
قول ہے ”ہر الاول ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن“ اے عزیز!  
طالب کو چاہئے کہ فنا کی کشتی میں نہٹے۔ جابا چاہئے کہ  
فنا کی کشتی کا ہے۔ یہ سی لا اللہ بس کل مشاہدات اور  
معلومات کو پستی سے بلندی تک بشمول ذات باخود لا میں  
سمجھے اور ہویت (ذات باری تعالیٰ) کے دریا میں سر کرے  
اور اللہ کے انساب میں غوطہ لگائے تاکہ بقا تک پہنچ جائے  
کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے شہد اللہ ان لا اله الا هو علم بحس  
کا قاعدہ یہ ہے کہ حب الا ہو پر آئے تو تمام موحودات کو



الا ہو کرے الا ہو باقی رہے اور ریوسٹ کے تصور میں اسے  
 دل کو باغ باغ سائتر اور محبت کا بھل چر لے۔ اور  
 اسے روح کو توحید کر ابوار سے مسور کرے اسے سر کو  
 الوہیت کے اسرار سے ڈھانپ لے اور اخلاص کا تاج سے  
 رکھے اور حضوری کا کمر بند کمر میں باندھ عہد دیت کہ  
 سواری پر قابض ہو کر وحدہ کیر میدان میں گھوڑا دوڑائے  
 تاکہ مقام احدیت میں پہنچ جائے۔ قولہ تعالیٰ علیٰ ہواللہ احد۔  
 اے عزیز! طالب کو چاہئے کہ اسے دل کو توحید کر  
 پائی سے نشو و نما دے اور ابی روح کو طہور حق کر ابوار  
 میں روشن کرے اور صانع کر دریا میں غوطہ لگائے تاکہ گوہر  
 انسانیت و دانائی حاصل ہو اسلئے کہ روح کو جان کہتے  
 ہیں جسکو جان کہتے ہیں وہ مقام محبوب کی ملکیت ہے  
 بلکہ عین محبوب ہے۔

جان لے کہ اللہ کو جس طرح سے یاد کرتے ہیں۔ زبان  
 سے دل سے اور سر سے۔ حدیث قدسیہ: ان فی حد ابن آدم  
 نصفہ و فی مصفعتہ قلب و فی القلب فواد و فی الفواد ضمیر  
 سر و فی السر خفی و فی الخفی۔

اے عزیز طالب کو چاہئے کہ شہوانیت کو ویران اور  
 غارت کر دے شہوانیت شہر نفسانی کو کہتے ہیں۔ شہر  
 معانی کو شہر روحانی کہتے ہیں۔ پس طالب  
 کو چاہئے کہ شہر روحانی کو آباد کرے نفس شیطانی سے  
 نجات پائے تزکیہ نفس حاصل کرے۔ نجاست دوئی کو قلب



دور کرے اور یگانگی کے لہاس کو پہرے ہمیشہ مشاہدہ  
حق کر سکر رہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فاعلموا انکم  
فہم رحمہ اللہ۔

در اسرار سر پردہ محبت رکھیں تاکہ محرم راز واقف اسرار  
محبوب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فانما تولوا فہم رحمہ اللہ  
واسمہ عالم۔ وقال عابی ولیو اللہ کرم اللہ وجہہ ماریت شہا لادریت  
اللہ فیہ وما درایت شہا الا ہو۔

شعر عام دریائے نلج کی مانند ہے کہ اس سے بکنا موسیٰ  
سدا ہوتے ہیں اور خوشی شہس دریا کی مانند ہے  
کہ اس سے بھلا باہر آتی ہے۔ کچھ لوگ نوسہار کے وقت راسخ  
صبری رحمت اللہ علیہ کے پاس آتے اور کہا باہر آ تاکہ حق  
تعالیٰ کی صفات کو دیکھیں۔ راسخ نے ان سے کہا اے کوتہ  
نؤ اندر آؤ تاکہ صانع کو دیکھ لو۔ میں اس سے معلوم ہوا کہ  
مفرط ظہر کی صفت ہے صفات دیکھا اور سمر باطن صانع کو  
دیکھا۔ محب اپنے من میں ہر بار کی صفت کے جمال کو دیکھا  
ہر تو پھر صائب اسکے گلو میں اسکا چہرہ نظر کیوں  
ہیں آئسکا۔

اگر تجھے مان مانی ہے ڈرائے۔ تو مت ڈر اللہ سک و بد  
سب جانتا ہے۔

۱۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مطح ڈا انڈا مرغی کے  
سحر رکھا جب اسکا بچہ نکل آیا تو دریا کی طرف چلا  
مرغی نے ہر چہد پانی سے لوٹانے کی کوشش کی مگر وہ نہ  
رک پانی میں جا گرا۔ چنانچہ ”کن شیء برجع الاصلہ“۔

۲۔ ایک مرید نے مولانا شیخ سعد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ خدا کو میں ہر تلاش کیا نہیں پایا، پس فرما کہاں تلاش کیا اور نہ پایا اس ایک ہی حرف میں واقف اصرار کر دیا۔

۳۔ ایک روز مولانا شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ پر غوث الاعظم شیخ المشائخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ شریعت کیا، طریقت کیا، حقیقت کیا اور معرفت کیا ہے۔

فرمایا شریعت تو حق تعالیٰ کی اطاعت کثیر تبار ہوا طریقت خود سے گذر جانا یعنی (فنا فی الذات ہو جانا) حقیقت خود کو خدا سے واصل کرنا اور معرفت دونوں جہاں میں اس کی ذاب کو تصور کرنا۔

پس طالب کو چاہئے کہ مد کورہ عمل پر گامزن ہو۔ طالب اور مرید کو چاہئے کہ اسکی معنی دل میں جان کر اور خیال کو دل میں بٹھا کر مراقبہ میں بیٹھ جائے انشاء اللہ اطمینان کا پرندہ اسکی حال میں آجائے گا۔

فرد قادر روئی مرید وہو علم وجمع ہوالنصر ہوالحکم۔  
۴۔ اے عزیز! فنب کو تس چہرہں سخت کرتی ہیں، ایک بہت سوا، دوم بہت کھانا، سوم بہت گنگو کرنا۔

۵۔ حسد عداوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ دل کب خوش ہوتا ہے کہا جس وقت کہ خدا دل میں ہو۔



۶۔ نفس کو سوائے تین چیز کے نہیں مار سکتے۔ وہ ہیں  
حسوس کے خضر، بھوک کی تلوار، تسہائی اور ترک عہد و  
کے نئے سے۔

۷۔ کتب بحر علوم میں بیان کرتے ہیں مجہر کی عمر  
تین روز مکمل کی عمر چار روز لڑی کی ایک سال چھوٹی  
اور بچہ کی بچاس سال لیولے کی نو سو سال کوئے اور  
ہڈیوں کی عمر ہزار سال ہوتی ہے۔

کہ لالہ سانس سے ساتھ نیچے لیجائے اور کلمہ لا الہ سانس  
کے ساتھ اوپر کھینچے سانس کے ساتھ ذاکر ہو جائیگا نیچے  
لحضر اور اوپر کھینچے امن نظر ناف پر رکھے تو اس جگہ ذاکر  
ہو جائیگا۔ بد کر کے زبان کو حرکت دینے سے دم ذاکر  
ہو جائیگا اس طرح ذکر کرے دم ذاکر ہو جائیگا ذکر میں  
خوف دہر ذکر حیات ہو جائیگا۔ نہر جاگنر ذاکر ہو گا اس  
طرح ہنس انسانی حاصل ہو گا یہ ذکر محمد مہدی کے دوست  
کہا کرتے تھے۔ وہ مگر ہنس انسانی کھلے معو دم میں مشغول  
ہو اور دھڑلی کرے دم کو پورے زور سے اوپر کھینچے  
اور مغز پر پہنچائے جب دم گھلے ان کے آہستہ آہستہ پھوڑے  
جسے نکلاف محسوس نہ ہو اور مرشد کا تصور دل میں  
رکھے۔ دم کی حرارت مغز پر پہنچگی منی بگھل کر وجود  
سے آنکی محتلم منی ہو گی۔ جب دم نیچے اوپر دم حیات  
کے ساتھ جمع ہو گا ہے اور ایک ہو جاتا ہے اسکی طرف

مجمع البحرین کا ارشاد ہے۔ یہی مقام آب حیات ہے اس وقت  
روحانیت حاصل ہو جاتی ہے عالم خمر و سر سامنے آتا ہے۔  
علم لدنی علماء پر ظاہر ہوتا ہے عمر دراز ہو جاتی ہے اور  
خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے صاحب تصوف اور  
صاحب روزگار ہو جاتا ہے اس کام میں ترک جمع اور تحرید  
تفرید شرط ہے۔ ذکر پاس اعمال ذکر شریف برکت عظیم  
رکھتا ہے ذاکر عارف خدا ہے۔

## مناجات

### از: دیوان آشکار

بادشاہ ہا خلعتی ار عشق پوشانی مرا  
 حریم ار راہ توحیدت پوشانی مرا  
 ہر در درگاہ عالی روز و شب من سائل  
 کن ز لطف جوشن رووری دست افشانی مرا  
 ہر کسی گوید کہ دشوار است راہ عاشقی  
 ار توجہ خود کسی این راہ آسانی مرا  
 صد ہزاران طالبان باشند من یک نیستم  
 هست در کوئی تو کردن جان قربانی مرا  
 ہر ز ہمت کن دلم را اے توئی صاحب کرم  
 از خیالات دگر یک بار برہانی مرا  
 آشکارا چون شدہ در دل تو عشقش حاکم  
 خوشترین مانند ہم از تحت سلسانی مرا

- ترجمہ ۱۔ اے بادشاہ مجھے عشق کی خلعت عطا فرما۔ اور مجھے  
 راہ توحید کا گھونٹ پلا  
 ۲۔ میں آپکے درگاہ پر دن و رات سائل ہوں۔ آپسے لطف  
 و کرم سے مجھے سرفراز فرما۔  
 ۳۔ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ عشق کی راہ دشوار ہے۔  
 لیکن آپسے کرم سے مجھے پر وہ راہ آسان فرما۔  
 ۴۔ آپکے ہزاروں طالب ہیں، صرف میں ایک نہیں ہوں  
 جو آپکی گسی میں سر فرمان کرنے والے ہوں۔



- ۴۔ اے صاحب۔ کرم میری دل کو اپنی نعمت سے بھر دے  
اور غیر خیالات سے میری دل کو پاک کر دے۔
- ۵۔ اے "آشکار" اگر تمہارے دل کے اندر اسکا عشق  
حادثہ نہ ہوا ہے تو یہ تخت سلیمانی سے بھی بہتر ہے۔

## وفات حسرت آیات

یہ شاعر اعظم اور ولی کامل تاریخ ۱۳۔ رمضان مبارک  
۱۲۴۰ ہجری مطابق ۱۸۲۹ ع میں واصل بحق ہوئے۔  
۱۳۔ رمضان کو آپکا عرس مبارک درگاہ شریف میں  
ڈھوم دھام سے اور عقیدت مندی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔  
جس میں اس کے عقیدت مند ہزاروں کی تعداد میں شرکت  
کرتے ہیں۔

ہمدستان سے بھی انکے عقیدت مند ہر سال انکے مزار شریف  
کی زیارت کو آتے ہیں اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔  
سچل سرمست نے روحانی عظمت اور فیض عام کے وحدہ سے  
ایک لازوال مقام حاصل کر لیا ہے۔

ہمان دل است کہ پر از خزینه عشق است  
دگر فنا است مگر آن فنا نمی گردد

(آشکار)

۱۰۔ احمد میمن۔ مال روڈ، لاہور

۸۔ جولائی ۱۹۶۶ ع



## گزارش

اس سے پہلے سندھی ادبی بورڈ کے طرف سے مورخ  
محمد صادق صاحب نے سجل سرمست کا اردو کلام شایع  
کیا ہے لیکر اندکو شاید یہ خبر نہیں تھی کہ یہ اردو کلام  
گدش ٹیڑھ صدی پرانہ ہے لہذا آج کی اردو کے مقابلہ میں  
فرق ہونا ایک لازمی امر ہے۔ انہوں نے اپنی مرضی سے مطلق  
سارے کلام سے زبان کی درسنی کر کے اپنی قابلیت دکھائی  
ہے جس سے کلام کا اصل لطف ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ کا  
اصل کلام دوبارہ شایع کیا گیا ہے۔ پرانے الفاظ کے معنی تحریر  
کئے گئے ہیں۔

القلم

قاضی علی اکبر درازی



# بسم الله الرحمن الرحيم

## اردو کلام

نوٹ:- یہ کلام گزشتہ ڈیڑھ صدی پرانہ ہے لہذا آج کی اردو میں فرق ہونا ایک لازمی امر ہے

### کافی نمبر ۱۔

روحِ بندہ کہا کر سر انا ہو کہ سرے میدان آؤنگا  
گئی اب چھوڑ دلوں کی۔ طرف دیگر نہ جاؤنگا

۱۔ کہا جب سر انا سرہ۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے  
جہاں خلقت پڑی نہیں پایا۔ وہاں کونٹل کڈاؤنگا

۲۔ نرد کر سر چلا ہوں۔ حور رکھ کر خیال خانے کا  
بسمائے سرہ کی باری بلائے۔ ک وہ سناؤنگا

۳۔ دئی کا دیں بطل ہے۔ نکل باہر مذاہب سوں  
حکم بھی وحدت کا۔ چپ و راست چلاؤنگا

۴۔ وہی ہمع وہی بصر۔ شای حق کی بھی ہے  
وہی بطلی مدح کر کے۔ کلی سر ہم سناؤنگا

۵۔ ممر ہوں ممر ہوں۔ قدم باہر نہ دھرتا ہوں  
ملاست بار باری ہے۔ جو اب سر پر اٹاؤنگا

۶۔ کہا ہے سر یوں مجھ کو۔ نہیں تم غر حق ہرگز  
ولا موحود لا ہو۔ نقارہ ہے۔ بجاؤنگا

۷۔ حکم ہوتا ہے جب مجھ کو۔ بجاؤ نوبت انا الحق کی  
اسی عالم میں برہم کا۔ تماشا تب دکھاؤنگا

- ۸۔ ہو الظاهر ہو الباطن۔ جو دونوں جگہ میں حق ہوا  
کہا جو کچھ منصور سولی پر۔ وہی میں کہاؤں گا  
۹۔ ”سچل“ ہے سر معنی کد۔ جو حیر دیکھا ہے تس دیکھا  
عشق کی آگ میں ”نارو۔ دل و جان دم حلاؤں گا۔

## کافی نمبر ۲۔

- ترجمہ: اگر ایسا قدر جانو۔ سہ سالار تم ہوگا  
کیا اندر کہا نادر۔ ہم اظہار تم ہوگا
- ۱۔ عجب ہے بات باطن کی۔ بگوئے دل سو صاحب  
یقین کے آو میدان میں۔ اصل اسرار تم ہوگا
- ۲۔ ہوینگے کب تک غافل۔ ”قدر نعمت“ اپو، سے  
جو آپکو کر صحیح جائے۔ سوئی سردار تم ہوگا
- ۳۔ گمان کو چھوڑ کر دیکھو۔ دشی کو دور کہ دل سے  
حسکی طرب کرتے ہو۔ وہی تکرار تم ہوگا
- ۴۔ کیا کیا کام اسکندر۔ جو فاتح ملک استعانتا  
پکڑ لے ملک دل کا تم۔ سکندر وار تم ہوگا
- ۵۔ سولی پر جب چلے حلاج۔ فارغ ہوا وہ ہستی سے  
کمر باندھو انا الحق کی۔ نظر نروار تم ہوگا
- ۶۔ رموز یسمع و بی بصر۔ تحقیق میں صحیح کرتا  
تعجب کیا؟ یہ سچ توئی۔ یکا یک یار تم ہوگا
- ۷۔ سچل کی ذات معلوم ہے۔ جو سمجھا وہی ہے تم  
نہیں کوئی دوسرا دلسر۔ وہی دلدار تم ہوگا۔



## کافی نمبر ۵۔

- حق پاک ہے حق پاک ہے۔ حق خالق۔ اخلاق ہے  
 کہ خورم و بساک ہے۔ کہیں وہی غمناک ہے  
 ۱۔ کب وحی پر فرمان ہوا۔ میرے یار ہمارے کو لے آ  
 صد ناز و عزت سے بلا۔ وہ صاحب۔ لولاک ہے  
 ۲۔ کب شرع واعظ کہتا ہے۔ کب متغاثہ وچ رہتا ہے  
 کب خاک غلطان بٹھا ہے۔ کب دست در فتراک ہے  
 ۳۔ کب شہ حسن کب شہ حسن۔ کب انکے رہگر پیرہن  
 کب سرخ کب سرزہ بدن۔ کب وہ خوش پوشاک ہے  
 ۴۔ ہر حاظہ ر یار ہے۔ سب میں ”سچل“ اسرار ہے  
 دیکھا جس نے اظہار ہے۔ اسکا جگر صد چاک ہے

## کافی نمبر ۶

- اے یار جب سر دیویں۔ تیرا نام تب عاشق ہوا  
 مصور اول سر دیا۔ تب سے سارا انا الحق ہوا  
 ۱۔ اس عاشق انا الحق کا نعرہ لگایا آکے  
 سر اپنا ظاہر کیا۔ ہر طرف سے تارک ہوا  
 ۲۔ طالب ہووے حب یار کا۔ آ تو عشق کے مبدان میں  
 عاشق اسکو ہم کہوں۔ جو تیغ سے دو تک ہوا  
 ۳۔ عشق میں رونا راز زار۔ نا خواب نا آرام ہے  
 جس دل سے بڑھا لگا۔ وہی لا تعلق ہوا  
 ۴۔ پیر مغاں کے آستان پر۔ پڑا رہ تو اے ”سچل“  
 تھک کو کیا پرواہ ہے۔ تیرا پیر عبد الحق ہوا

## کافی نمبر ۷

مجھکو تیرا حادو لگا۔ نا صبر نا آرام ہے  
تیرے طرف سے اے صدم نا خط نا پیغام ہے

- ۱- آتش لگائی جان سوں۔ فریاد بر فریاد ہے  
مرتدوں تیرے حجر میں۔ سر سوز کی صمصام ہے
- ۲- اس حال اپنے کی خیر۔ کسکو سائوں اے سخن  
جسم حال ہے یہ زندگی۔ مرنے میں سرا کام ہے
- ۳- یا مکہ سے برفہ دور کر۔ یا خون تیرے گل ہوا  
تم ہیں نہا میرے خون کی۔ مجھکو یہی الہام ہے
- ۴- آنکھیں حادو گر تیریاں۔ جس نے مری دل لوٹ نہی  
پھر پڑے زلف کے پیچ میں۔ ”سچل“ دلوں کا دام ہے

## کافی نمبر ۸

بنا کر آدمی صورت۔ سارا مظہر خدا ہوگا  
کبھی کرار حیدر ہے۔ کبھی شاہ مصطفیٰ ہوگا

- ۱- کبھی فرعون کبھی موسیٰ۔ چڑھا تھا طور سنا بر  
کبھی کافر کبھی ملحد۔ کبھی وہ اولیا ہوگا
- ۲- کبھی یعقوب کبھی یوسف۔ کبھی عاشق زلیخا ہے  
کبھی ہے مصر میں بکتا۔ کبھی خود بادشاہ ہوگا
- ۳- کبھی خادم کبھی مرشد۔ کبھی ابر کبھی قطرہ  
کبھی صاحب ملاست ہے۔ کبھی وہ رہما ہوگا
- ۴- ”سچل“ یہ سچ کہتا ہے۔ تیرے ہی پیچ میں یارو  
وہی اندر وہی باہر۔ وہی ارض و سما ہوگا

## کافی نمبر ۹

آدم حسکا نام۔ مولیٰ کون کھائسگا

پریم گرو دھم دھام۔ باتس برہ نمائسگا

۱۔ انا احمد بلا مسمیٰ۔ آپ کریمی آپ رحمی  
آپ کر کے قتل عام۔ منکر مار نمائسگا

۲۔ اول ہوندے دھم ابائے۔ پھر ہوندے پھر مہمان  
زہرک مست مدام۔ سہس رنگ رچائسگا

۳۔ خود ہر شریعت اندر شامل۔ کفر سلام کے خود ہے مائل  
خود گسکا خود ہر نام۔ حاحی بن بن آئسگا

۴۔ کوچک شہر درازیں تھانے۔ گرو دامے وہاں مٹخانہ  
خود ہے آری جام۔ ”سجیل“ نام بتائسگا۔

## کافی نمبر ۱۰۔

آیا وہ یار آیا۔ کہتا ہوں حمد اللہ

رخ دوست نے دکھایا۔ کہتا ہوں حمد اللہ

۱۔ اس حال یا توان کی۔ پرشش بہت تھی اسکو  
مچھکو گلے لگایا۔ کہتا ہوں حمد اللہ

۲۔ غصت کے خواب اندر۔ دن رات میں پڑا تھا  
برہم نے ہی جگایا۔ کہتا ہوں حمد اللہ

۳۔ معشوق کی نظر سے۔ دل خوش ہوئی ہے مہری  
فرقت کا غم مٹایا۔ کہتا ہوں حمد اللہ

۴۔ پہچان اے ”سجیل“ تو۔ صورت خیال والی  
سرشد نے یہ بنایا۔ کہتا ہوں حمد اللہ



## کافی نمبر ۱۱۔

- سنو دے آج سر مورے۔ برہ باران آیا ہے  
کرم کر کے صدف اوپر۔ ابر نیشان آیا ہے
- ۱۔ زلیخا کے طلب سیتی۔ تما ملہ وکاس کی  
مصر بازار میں چنچل۔ کون کنعان آیا ہے
- ۲۔ برہ لاون کی خواہش سے۔ ظہورہ کر وہی بچون  
اسی جگ میں وہ ساحر۔ بن انسان آیا ہے
- ۳۔ لشک نے زلف دسر بند۔ چہرا سر پر گلابی کا  
قتل کے عاشقان سیتی۔ جو کر طولان آیا ہے
- ۴۔ تجلی دکھ کر موسیٰ۔ ہوا مدھوش مستی میں  
شعاع۔ شمع کے اوپر۔ ہلٹ پروان آیا ہے
- ۵۔ ”سچل“ کر کوئی سرمیدان۔ سری آگے سر بجن دھر  
ہلان کر حسن دیاں دسر۔ سرے چوگان آیا ہے

## کافی نمبر ۱۲۔

- خاص خداوند ہے۔ پاک خداوند ہے  
گاہے شرف ہو علی۔ گاہے ایچہ ہے
- ۱۔ گاہے وہ آسودگی۔ گاہے پراگندہ ہے  
گاہے گریہاں سوزاں ہے۔ گاہے خندان خند ہے
- ۲۔ گاہے وہ شہاز شاہ۔ گاہے وہ سروند ہے  
عرب عجم روم شام۔ گاہے وہ سندھ ہے

- ۲۔ راہ حقیقت بھی ہے۔ فکل نہ کوئی فید ہے  
گاہے وہ بے قدم ہے۔ گاہے وہ در بند ہے  
۳۔ سچل کہس ساکن نہیں۔ ہرحائی وہ ناشد ہے  
پیر عبدالحق مری۔ حان اور جند ہے

### کافی نمبر ۱۳۔

- دل مری ویران ہوئی۔ یار سیلانی ہوا  
زاہدا اس دل مری پر۔ داغ صناعی ہوا  
۱۔ نہیں جمعیت دل مری کو۔ ہجر کی ہیبت ہے  
اب دیوانہ ہو پھروں۔ کس جاٹی پر جانی ہوا  
۲۔ ہے یہ غصمت مجھ کو۔ یارو، دوستی دلدار کی  
میں سگانہ ہو رہوں۔ حب یہ جگ فانی ہوا  
۳۔ ایک پلک میں درشن پایا۔ پھر اس سے لیا فراق  
یہ وصائب یار کی۔ حوں ابر آسمان ہوا  
۴۔ ہو گداگر میں پھروں۔ اب یار کتنے در بدر  
کس گلی میں کب ہو دیکھوں سیر سلصانی ہوا  
۵۔ شرط مردی کا یہ ہے۔ مرنا اس کی طاب میں  
سر "سچل" کا اس گلی میں۔ کار قربانی ہوا

### کافی نمبر ۱۴۔

- ہاتھ پر لعلی لگائی۔ آج کیسا دن ہوا  
وہ شک نے رلف۔ چیرا سراویر سوچن ہوا  
۱۔ یہ کہا معشوق، اے مورکھ۔ ترے سے بے خبر  
ہاتھ میں تنوار ہے۔ تیرا کہاں تں من ہوا



- ۲- عاشقان ہم قتل کیتا۔ ہاتھ سے لہو لگ  
جب اول سر دیونا ہے۔ تب میرا درشن ہوا  
۳- خون جگر میرے عاشقان کا۔ نس میں سر، چہرہ رگ  
سرے ہاتھ سے جسکی شہادت تسکوں کا کفن ہوا  
۴- زلف ہے زنجیر میرے۔ دام کتے عاشقان  
حو آوے اس دام میں۔ وہی وہاں مدفون ہوا  
۵- آج دن ہے دیکھنے کا۔ اب مس کھولا ہے نقاب  
نام حو تیرے اوپر۔ وہی ”سچل“ سچھن ہوا

### کافی نمبر ۱۵۔

- اس چشم میری ایسا۔ اسرار دیکھا تھا  
سچ ان کے آفتاب کا۔ انوار دیکھا تھا  
۱- جس نور کی تجلی۔ سارا طور حلا  
اس دل کی گلی مس وہی۔ چمکار دیکھا تھا  
۲- جس حائی سے علما ٹوں نے۔ پرہیز کیا ہے  
نسی حائی میں اسی نور کی۔ چھلکار دیکھا تھا  
۳- ار دیکھے ہادی کے۔ سارا کام سرا تھا  
اس صورت مرشد کی مس۔ دیدار دیکھا تھا  
۴- جسے سورج کا نور۔ بھر جائی ہے برابر  
نیسے ہر مظہر میں اسکا۔ انظار دیکھا تھا  
۵- کہ کلمہ انا الحق کا۔ یک بار یقین سے  
مصور اس اسرار اوپر۔ دار دیکھا تھا  
۶- نس بحر میں ”سچل“ آیا ہے۔ جسے کوئی ناکنارہ  
اس بحر میں عشاق۔ لگوہار دیکھا تھا



## کافی نمبر ۱۶۔

ساحن پیالا پریم کا۔ مجھکو پلا گیا  
دست میں صراحی رہ گئی۔ ساقی کجا گیا

۱۔ نہ تھی امید دل کو۔ حسی کی اے سخن  
دل کو دلاسا دیکر۔ حانی تمہا گیا

۲۔ زخمی ہوا یہ بخشو۔ لاچار ہوں بڑا  
حانی کمان کشکر۔ حسی چلا گیا

۳۔ دلیر ہو دل کو لٹکے۔ پائے نہ مڑے جہانی  
مجنون مجھکو کر کے۔ حانی بھلا گیا

۴۔ طاقت نہ رہی ملن کی۔ "سچل" ہو بولنا نہ۔  
زخمی جگر کو کر کے۔ داروں پلا گیا

## کافی نمبر ۱۷۔

آنکھیں کے نار ترے۔ مجھکو غلام کیا  
تمارا عشق میں نے۔ پیشوا امام کیا

۱۔ کس کوں آگہ میں کروں۔ اس حال اپنے کی  
تمارے درد مجھکو۔ سخن تمام کیا

۲۔ تیریاں نے دیکھ نے پروا ہیان۔ سنو اے صم  
اپنے گوش پر انگلیاں۔ خالق خاص عام کیا

۳۔ کی ٹکانا میرے۔ دل پر عشق ترے  
عقل عام اور ست۔ فرض سلام کیا

۴۔ شکر کروں میر ہردم۔ صد بار الحمد اللہ  
"سچل" کو عشق تم نے۔ اپنا انعام کیا

## کافی نمبر ۱۸

- ۱۔ کرناہوں اے سریعن۔ اس باب شکر اللہ  
تسری برہ نے کیا ہے۔ بستان شکر اللہ  
دیکھن سر نزن خونہ۔ حیرت من ہو، ہا ہوں  
نے آرام تو نے کیتا۔ پیخواب شکر اللہ
- ۲۔ کیا قول کیا سارہ۔ کیا ورد کیا وطیف  
شد حزم بھول گئے۔ اعراب شکر اللہ
- ۳۔ وحدت کا اڑکے آیا۔ شہاز دل سری پر  
ساری ہی ٹوٹ گیا ہے۔ آداب شکر اللہ
- ۴۔ ظاہر کیا حو ناظن۔ باہر اندر ہی تم ہو  
"سچل" سہرہ کساتھکو۔ ہر بات شکر اللہ

## کافی نمبر ۱۹

- ۱۔ ساگر آدمی صورت۔ سراسر خود خدا ہوگا  
کبھی یونس کبھی یوسف۔ کبھی وہ مصطفیٰ ہوگا
- ۲۔ کبھی ماتم زدہ وہی۔ کبھی ہے بیچ عشرت کر  
کبھی اسم حسن ہوگا۔ کبھی شد کربلا ہوگا
- ۳۔ کبھی صاحب عظم ہوگا۔ کبھی ہستا کبھی روتا  
کبھی عسلی کبھی موسیٰ۔ کبھی وہ مرتضیٰ ہوگا
- ۴۔ کبھی لیریاں کبھی گودریاں۔ کبھی اطلس حریر ہے  
کبھی درویش کبھی پیادہ۔ کبھی وہ بادشاہ ہوگا
- ۵۔ کبھی روتا کبھی ہستا۔ کبھی سکھ دکھ بیچ ہوتا  
کبھی بدخواہ بدبیت۔ کبھی وہ آشنا ہوگا



۵۔ کبھی ہے موج لک لہریاں۔ کبھی کڑتا کبھی بہتا  
کبھی دریا کبھی کشتی۔ ”سچل“ وہ ناخدا ہو گا

## کافی نمبر ۲۰۔

۱۔ نئے تمہارے ناز نے۔ مری دل کو کٹی اصرار کیا  
میرے پاس آٹو اے سخن۔ مجھ کو برہ سمار کیا  
۲۔ تیرے عمرے سے اے صدم۔ سے جان ہوں سے جان ہوں  
خوبی حسن کو دیکھ کر۔ تیرا عشق میں احسار کیا  
۳۔ تیرے دن دلا سے دیکھئے۔ مہم سے ہر، میں سے ہوں  
وہی ہال اپنا اے سخن۔ مجھ سے جو تم اقرار کیا  
۴۔ در در بہروں اس درد سے۔ ہٹے ہٹے بمانا ہو کر  
دل ہاتھ سے مری گئی۔ تم نے گلے کا ہار کیا  
۵۔ وہ تار تیرے زلف کی۔ عاشق بڑا ہے پیچ میں  
اسکا نہ پھر چھوٹا ہوا۔ ”سچل“ شکر صد بار کیا

## کافی نمبر ۲۱۔

ہاتھ پر لائی لگائی۔ آج کا اصرار ہے  
عشق اب قتل ہوتا۔ رت سستی تلوار ہے  
۱۔ ہاتھ میرے رت لگانا۔ عشاقان کے قتل میں  
تم بھی آٹو سر دیو۔ جب عشق تو اختیار ہے  
۲۔ سر تما چھوڑ۔ میرے پاس آ دیکھا سے  
یک نگہ واصل کروں۔ میرا بھی اقرار ہے  
۳۔ ہو پسنگ ”سچل“ پر دم کا۔ پڑو حسن کی شمع میں  
چوں حلیل الہ پر۔ اوئی آگ کل گلزار ہے





## کافی نمبر ۲۲۔

- تیری تکیوں کا مجھ کو۔ بھی انتظار ہونا  
تیری مکھ دیکھ کر کہتے۔ دل بقرار ہونا
- ۱۔ اس دل میں عشق ترے۔ وہ شور شر مچایا  
برے ہجر سے رونا۔ مجھ کو بار بار ہونا
- ۲۔ سولی اوپر چڑھا ہے۔ مستور اس درد سے  
پینے شراب سے خونی خمار ہونا
- ۳۔ چشماں ترہاں شکاری: مجھ کو قتل کریں گے  
مجھ کو عاشقان کا۔ شوق و شکر ہونا
- ۴۔ تجھ بن نہں کوئی طاقت۔ مجھ کو اے سرجن  
رور ازل سے ہوں۔ سر سے افسار ہونا
- ۵۔ عاشقان کی آہ سیتی۔ تجھ کو کسارہ لسا  
بھی آگ عشق کی میں۔ شور و شرار ہونا
- ۶۔ ”سچل“ بیچارہ کسا ہے۔ آشفہ تو صم کا  
عاشق تیرے درشن کان کوئی لک ہزار ہونا

## کافی نمبر ۲۳۔

- تیرے ملن کے کہتے۔ مس مستر ہوا ہوں  
بے زر غلام تیرا۔ میں سر بسر ہوا ہوں
- ۱۔ پھر دیکھ طرف میرے۔ تجھ بن پھروں اداسی  
تیرے لئے کداگر۔ میں در بدر ہوا ہوں

۱۔ روتا ترے ہجر میں۔ دن ریں ہم ہونا  
 حاصل الورد ہستی۔ ہم ہے خیر ہوا ہوں  
 ۲۔ اسد ہے فضل کی۔ تجھ میں ہی عاشقان کو  
 لا تقطو من رحمت۔ میں ہے خطر ہوا ہوں  
 ۳۔ دوری یہ ہم حاتی۔ کوئی دم نہ دور تم ہوں  
 ۴۔ ترے کرم کی مستی۔ دم در نظر ہوا ہوں  
 ۵۔ فرہاد اے سردار۔ سن نام خدا "سچل" کی  
 آدیکھ حل سرا۔ کہ اندر شر ہوا ہوں

### کافی نمبر ۲۴۔

میرے پاس کہ اے قاغیہ کیسا تمہارا کام ہے  
 تجھ کو کتاؤں کی خوشی۔ مجھ کو سارا ماتم ہے  
 ہاں کتابوں کا ورق سس عشق کی آگ میں  
 سرا نام ایک یاد کر۔ وہی دوست کا پیغام ہے  
 ۱۔ ہرے ہجر مجھ کو لہ کہے ہو تم کتاب پڑھ  
 سڑے گھر اس محبوب کے۔ آپکا آج انجام ہے  
 ۲۔ ایک دم بھارن یار کون۔ نہ عاشقوں کا کام ہے  
 سجدہ سہو اسکو نہیں۔ جسکا عشق امام ہے  
 ۳۔ وہ تک نامی تم لیٹے۔ اے عشق سبتی بے خبر  
 تیری حماقت کے آگے۔ سرہا سارا ندام ہے  
 ۴۔ بھی درد سر مطلب ہوا۔ مرشد مجھ کو یوں کہا  
 میں عشق "سچل" یار کے۔ کیا کہہ کیا اسلام ہے



## کافی نمبر ۲۵۔

ہے ۔ را مشکل باری کون دے ہاتھ لگا دیگا  
سے سروپا بگانا ہو کر۔ عاشق اس کا آویگا

- ۱۔ عشق کی یہ نشانی پہلے دس کتہ کو اڑا دیگا  
جہاں ہاتھ پکڑ لیا رہے۔ تیرے کا سر کٹا دیگا
- ۲۔ عشوہ عشق یہ ہے بارہ۔ سولہ ہر چڑھا دیگا  
دیکھا ہے اب اسکے سجھر۔ کھسا رنگ ساویگا
- ۳۔ دنیا کے میدان کیر اوپر۔ کوہما، عشق کٹا دیگا  
سچل سوز فراق دیاں فوجاں۔ بتے پیر پرہ بچھاویگا

## کافی نمبر ۲۶۔

تیرے درد مجھ کو حانی۔ یوں بے خبر کیا ہے  
محروح میری دل کو۔ تیری یک نظر کیا ہے

- ۱۔ ناحق مسافروں سے۔ نسا کستی لڑائی  
ہم نے گواہ اس پر۔ سارا شہر کیا ہے
- ۲۔ ابرو کچ کمانا۔ مڑگان خندک باراں  
ہم نے جو تیں کے آگے۔ سیر سیر کیا ہے
- ۳۔ طالبس کیا افلاطون۔ لقمہاں بند رہا ہے  
تیرے زلف اسی میتی۔ کیسا قہر کیا ہے
- ۴۔ میری گلی میں آؤ۔ دے دو صدم دلائے  
تیرے واعدے مجھ کو۔ یوں منتظر کیا ہے
- ۵۔ اتنی حوی بے نیاری۔ ساجن نہ کر "سچل" سے  
کہ اس گلی میں تم نے۔ کس دن گذر کیا ہے



## کافی نمبر ۲۷۔

- مچھکو حہ ما رتی ہے۔ حانا تیری حدائی  
دلبر تیرے ہجر سے۔ در در کروں گدائی
- ۱۔ در در پھروں دیوانہ۔ تیرے فراق سیتی  
مچھ پر تمام کی ہے۔ یوں خلق نے رسوائی
- ۲۔ دو چہار دن وصل ہے۔ دو چہار دن فراقی  
سمکھا تو کس سر حائر۔ بھی رسم آشنائی
- ۳۔ لٹا ہے دل بڑا ہے۔ ”سچل“ تیرے شہر میں  
اسکر اندر سر تیری۔ نوبت برہ نہائی

## کافی نمبر ۲۸۔

- اس درد سوں دے تجھ کو۔ ساری خیر بڑیگا  
درد عشق سوں دے ”عاشق“۔ سولی اوپر چڑیگا
- ۱۔ دیکھ۔ حسن، عاشقان کو۔ دیوانگی جو ہوئی  
یہ سچ زلف گیر میں۔ دل عشق سے اڑیگا
- ۲۔ شاہ۔ حسن چڑھاہر۔ نازوں کے فوج ستم  
غمیرے کا وہ لشکر کر۔ عاشق سے اب لڑیگا
- ۳۔ درمے کا بادشاہ۔ حب دل پر مکان کتا  
اسلام کفر کو تب۔ بھی تاب سان نڑیگا
- ۴۔ نیا کے دیکھنے سے۔ آہو خجل ہوتا  
کیا چاند کسا ستارے۔ کورنش ”سچل“ کریگا



## کافی نمبر ۲۹۔

بیمار ہوں تیرے برہ کا۔ چھوٹن میرا مشکل ہوا  
یہی درد میرا دیکھ کر۔ افلاطون لا یعقل ہوا

۱۔ یہی درد تیرے عشق کا مجھکو غنیمت ہے صم

وہ حوں اندھیری رین میں۔ مشکل کشا مشعل ہوا

۲۔ جس سے فلک نے کل ملک۔ درتے ہوں کمتی ابا

وہی بار باری برہ کا۔ آدم اوپر نازل ہوا

۳۔ اے یار تم آتا نہیں۔ مجھ پر شفا بخشی کرو

اس درد میری کمی دوا۔ اوٹ تیرا یک پل ہوا

۴۔ حب درد غم دل کو لگا۔ اسکی دوا پوچھن نہیں

اس درد سے سارا "سچل"۔ مقصد تیرا حاصل ہوا

## کافی نمبر ۳۰۔

قاضی تجھکو کیا کہوں۔ جو یار موجد دار ہوا

یار موجد دار ہوا۔ بحر لہر دار ہوا

۱۔ الف کی گدڑی میں۔ اور کوئی دیدار ہوا

حنہاں دل دھیاں لایا۔ تار میں ہوشیار ہوا

۲۔ سرخی لعل لبوں پر۔ رخ محراب ہوا

یا تو وہ مست ہوا۔ یا تو خلعت دار ہوا

۳۔ "سچل" وہی نام کر کے۔ آیا اس چوگان میں

مولیٰ پر مست ہوا۔ یا تسو ہسوار ہوا

## کافی نمبر ۳۱۔

- ۱۔ معجز چا بار برھے کلا۔ اس عالم میں آیا ہے  
سب لیلی سفیدی کلا۔ برابر رنگ سایا ہے  
کبھی مومن کبھی مسلم۔ کبھی کافر کھایا ہے
- ۲۔ کبھی ملا کبھی فاعلی۔ کبھی برعص بلایا ہے  
نہ جانے اس معما کو۔ کس نے کس کو بھلایا ہے  
حقوق الانسان علی صورتہ۔ یہ کسے مسایا ہے
- ۳۔ دیکھو مصبور ہو کر کے۔ سولی پر سلا یا ہے  
رلیحان ہو کر یوسف پر۔ مصر میں دھم مچایا ہے
- ۴۔ ”سچل“ کے صحت مس۔ یہی اچھرا الایا ہے  
کوئی سمجھے لکھاں وچوں۔ رمز دبی رلایا ہے

## کافی نمبر ۳۲۔

- ۱۔ کانگے مجھکو حسر کسی۔ اب یار مرے گھر آویگا  
ویگا دل حاویگا۔ پھر جھکو برہ بچھاویگا
- ۲۔ یار غور غرور اول سے۔ عاشق کو آرمایگا  
پہلے مکھ دکھالے دل دل۔ سنی حجر آڑاویگا
- ۳۔ دم دم دوست دلائے دیکر۔ پتلا سور پالاویگا  
کس دن آپ دکھا ویگا۔ پھر کس دن آپ چھاویگا
- ۴۔ ”سچو“ تھکو دلیر اپنا۔ آپ دندار دکھاویگا  
جب تب اول آخر ساحن۔ پٹوں تیرے در پاویگا



## کافی نمبر ۳۳۔

حیران کیا حیران کیا۔ مجھکو حسن حیران کیا  
میری دل کو کس واسطے۔ پریشان کیا پریشان کیا

۱۔ وہ ناز غمرے کا لٹک۔ چاڑھا دلیر سر میرے

حادو لگا پر دل میرے۔ حادو گرے مستان کیا

۲۔ زامان سخن میرے گل بڑے۔ بےجاں سچ کاربھر ہوا

مکھ کیوں چھپایا تم مجھے۔ تیری دوستی دیوان کیا

۳۔ مصبور یا سرمد کہوں۔ یا شمس تیریزی کہوں

تیرے اس گلی میں داستان۔ سر خان میں قربان کیا

۴۔ ”سچل“ نمانا کون ہے۔ دعویٰ کرے تیرے عشق کی

واہ واہ اس مسکن کو۔ تیری دوستی سلطان کیا

## کافی نمبر ۳۴۔

دلیر کے در اوپر۔ میں دیوانہ ہو رہا ہوں

یار وے اس جہان سوں۔ بےگانہ ہو رہا ہوں

۱۔ ویکھن سیتی فہم عقل۔ ہم سوں اڑ گیا

وہ زلف پیچ و پیچ میں۔ مستانہ ہو رہا ہوں

۲۔ معشوق آج سر پر۔ چیرا بنا کے آیا

میں اس حسن شمع پر۔ پروانہ ہو رہا ہوں

۳۔ آج یار کون ہو۔ تیر ویاون دا خیال ہے

سینہ ”سچل“ میر کر۔ نشانہ ہو رہا ہوں



## کافی نمبر ۳۵۔

کس نوں میں کہہ ساواں میرا بار ہے خیالی  
میرا دن بوجھتا نہیں۔ ہے اصل لاو والی

۱۔ آؤ سوردے سناں۔ وہ وہ بار میرے

دلہاں کے لوٹے کی۔ کسی ہے استعنائی

۲۔ کچلے آنکھوں کوں۔ دلی لالی کا رنگ لگایا

کیتا ہے پر بھالی۔ داروں کی پر تکالی

۳۔ آیا حو نظر سبہر۔ مجھ کو رے بچان پہنچی

گل بر لٹک رہے ہیں۔ ظالم کے زلف کالی

۴۔ وہ عشوہ ناز سستی۔ آتا ہے عاشقاں پر

مدھوش ہو رہا ہوں۔ بھی دیکھ چست چالی

۵۔ بیچارہ ایک نہیں۔ میں آشتی اس صم کا

کتنے ہوتے ہیں حیران۔ دیکھ حسن لایرالی

۶۔ کہ مہر سستی آوے۔ کس دن سری گلی میں

دن رہیں در اسی کے۔ ہے سگ "سچل" سوالی

## کافی نمبر ۳۶۔

کسا کروں میں جو۔ میرا کوئی اخسار نہیں

ہائے ہائے پاس میرے آج وہ دلدار نہیں



- ۱- مجھکو اس حجر لیا۔ دیدوں کسی کو فریاد  
ہائے ہائے حال میرے۔ جو یکدل یار نہیں
- ۲- نص دیکھنے سے۔ افلاطون سوں لیا ہے خبر  
ہوے ہوئے کرنے رہا۔ مست سو ہوشیار نہیں
- ۳- یار بن ہے زندگی۔ ایسی مجھکو عذاب  
خاک ہے دیدہ اسر مس۔ جسے دیدار نہیں
- ۴- ہوں کہا یار ”سچو“۔ تجھکو سرا درد نہیں  
رو رو نے ہنسنے بڑا ہوں۔ تب بھی اعتراف نہیں

### سراٹکی کلام نمبر ۳۷

محمدی مظهر دے رخ ہویا نور نظارا

- ۱- حق ظہور تھن وج ہویا۔ سچ تون بار پمارا
- ۲- ہرگز نہ کہن طرف نہ ورین۔ دیکھ اتھان وٹجارا
- ۳- وج مونارے محبت والے۔ سچ چنڈ سو مونارا
- ۴- ذرے ذرے تون چھاتی پاویں۔ دیکھس نور نظارا
- ۵- آپ تون جان سجان انھیں کو۔ ہوش رکھس ہوشیارا
- ۶- خودی کون تو بے خود ٹہویں۔ عین ہوویں اظہارا
- ۷- اسم جسم کو ویکھ کر ہن۔ پل گیا جگ سارا
- ۸- قدماں ہیٹ پہلے سر دھرنا۔ تا کل پوٹی سر سارا
- ۹- اندر اھو بادشاہ پولیدہ۔ ”سچل“ محل مونارا

## سراٹکی کلام ۳۸۔

ڈانک دیوسف فقیر طالب سچل مہر مست

—\*—

ترجیح بند: پرت پال تم دا تا۔ ننگ دل تم ہس  
ہم کون سحاری ڈاری۔ عرض ہے حضور میں

۱۔ تم سدا ننگ دل لعل فقر کر لاج پال بال  
درد کا احوال حال۔ دل منو دستور من

۲۔ لعل تم مے در کی لوری۔ دامن بکڑی ہم جو تہری  
برشون رکھس لاج موری۔ کر مہر نظر نور میں

۳۔ ورد مے تمہارا نام۔ دم بدم مے صبح شام  
کہنی ہوں مس رام رام۔ تار تن تنور مس

۴۔ سن سو کرنا غور۔ عاشقان میلں طور  
محبو کی مے دل کی دوڑ۔ رکھ محبت مذکور میں

۵۔ ”ڈانکا“ ارداس مے۔ داسون تجھے کا داس مے  
”سچل“ کا پرواس مے۔ رکھ رحمت پرت پور میں

پرت پال = دوستی رکھا پرواس = سہارا

## در ثنا پیر مغان

- ۱- ارادتمند آن پیر مغانم  
بجز پیر مغان دیگر ندانم
- ۲- ہویدم آستانم بارگاہش  
منور از درش دل چشم جانم
- ۳- ثواب و جرم شد محو "آشکارا"  
شکر اللہ کہ در بیت الامانم

- ۱- میں پیرمغان کا ارادتمند ہوں۔ اسکے سوا کسی کو  
نہیں جانتا۔
- ۲- میں پیرمغان کے بارگاہ کا مرید ہوں۔ جسکے نظر  
نظر پڑتے ہی قلب اور روح کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔
- ۳- اے "آشکارا" ثواب اور گناہ کا دور ختم ہو گیا۔  
اب اللہ کا شکر ہے کہ میں امن و حفظ کے مقام پر ہوں۔

## معنی لفظ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
سر اناہو۔	یہ حدیث شریف ہے	کٹلی	کٹنی
الانسان سری واناہو۔	انسان اللہ کا راز ہے	خندنگ	تیر
اور اللہ انسان کا		چھٹکے	چھوٹ گئے
راز ہے۔		رستے سے	ڈوری سے
کونتل کڈاٹونگا۔	گھوڑے	کاری	حل کر کے
کو دوڑاٹونگا		کاری	پوری طرح اثر انداز
بساط	نختہ شطرنج کا		ہوئے والا
نط	شطرنج کی گوئی	فتراک	گھوڑے کی زین
	جس طرح شطرنج میں خانے		کر دونوں طرف شکار
	کا خیال رکھ کر گوئی		باندھنے کر بند
	چلائی جاتی ہے اس طرح میں	چاک	ڈاکڑے
	اپنا سر چلاتا ہوں۔	سر دیوہیں	سر قربان کرنا
دئی	دو سمجھنا	دوتک	دو ٹکڑے
سون	سے	لوٹ تیتی	لوٹ لیا
چپ و راستہ	دائیں اور بائیں		تیرے ہی بیچ میں یارو
برہے کا	عشق کا		یار تیرے اندر پوشیدہ ہے
بار	بوجھ	کوچک	چھوٹی سے گلی
	بہتد بھاری	آری جام	اللہ
عمن سون	ہم سے	برہے نے	عشق نے
سر جھلینگا	برداشت کرینگا	سیتی	لیے
دار	سولی	چنچل	دوست



لفظ	معنی	لفظ	معنی
بندا	ہاندا ہا	لہو لگا	خون لگا
وکاسن	بکنا	دیونا ہے	دینگے
لاون	لگانا	چیرا رنگا	پشکا رنگ لیا
کنوں	کے پاس	ہادی	مرشد
پاٹ	واپس	نگوسار - سر جھکانا	شر منہ ہونا
پروان	پروانہ	کمان - کسکے	کمان میں تیر
ہلاں	حملہ	ڈالکر کھینچ کر شکار	کرنے کیلئے تیار کرنا
حسن دیاں	حسن کا	لوٹ کر	لٹکے
کاری	سیخت	مڑ کے	پلٹ کر
کوئی	گیند بال	نین	آنکھوں
سر میدان	میدان میں	بیچ	درمیان
چوگان	میدان	لیٹریاں	ٹھنڈے کپڑے
پراگند	مٹلس	گو دریان	پھٹے کپڑے
فکل نہ فند -	کوئی تفاوت	بال	بجلا لانا
بے قید	نہیں ہے	غمزہ	ناز
در بند ہے	آزاد	اقرار بال	اقرار سر انجام کرو
خندان خند	قید میں	پھروں	چکر لگاؤں
جگ	خوش خورم	ہتے - ہتے	ادھر اودھر
کیتے	دنیا جہان	نمانا	خاکسار - متکسر مزاج
زلف	کیلئے	ہار	garland پہنوں کا
چیرا	چوٹی	ہار جو گلے میں پہتے	ہیں
	پشکا		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
ہے ہے	ایک کے بعد	شرط مردی کا یہ ہے۔ وہ مرد	
دوسرے		کہا جاتا ہے جو دوست	
پلک	مڑگان	کیلئے سر قربان کر دے	
سے	سوں	آزاد ہونا	چھوٹن
ہوا	ہوں	پھندا۔ جال	پیچ
توبہ	ابا	لعل رنگ	لالی
نیاز	کورنش	خون	رت
زمین	درتی	سر دینا	سر دہوو
آمد	آون	گر جاء	پڑو
بازار	گدڑی	چشمان تیرہاں۔ تمہاری آنکھیں	
توجہ دیا	تہان لایا	شکار کرنے والا	شکاری
اٹھا کے	چا	دوست	سربجن
آنسو	انجھرا	رات	رین
لاکھ آدمی	لکان وچوں	ہماری	ہن
آدمی سے کوئی کوئی		جلادو	بالیں
یہ بات سمجھنے کے		بھولنا	ہسارن
کالا سانپ	کاریمہر	عشق	یرھا
تیر برسائے	تیر وساون دا	سوائے	بن
کا خیال ہے		چال	عشوہ
کالا سانپ	بسمہر	فراق کے	فراق دیاں فوجاں
		افواج	

نوٹ: صفحہ نمبر ۸۴ کے بعد تلقین اور اردو ترجمہ کے  
 ۱۰ صفحہ بغیر سیریل نمبر کے ان صفحوں میں شامل نہیں ہوں،  
 ۱۰ صفحہ ان ۱۱۴ صفحوں میں شامل کرنے سے کتاب کے  
 صفحوں کا مجموعی تعداد ۱۱۴ + ۱۰ = ۱۲۴ ہے۔

یہ کتاب قاضی علی اکبر درازی نے "ہمدرد" پر منظر کشا  
مکھڑے چھپوا کر روٹھی سے شائع کیا۔